

ہم نے اُس کا ستارہ دیکھا ہے اور
اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

WE HAVE SEEN HIS STAR AND
HAVE COME TO WORSHIP HIM

میرا خیال ہے آج شب یہاں، ان نفیس مسیحی لوگوں کی جماعت میں ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے، اور اس موقع کے لیے بھی تاکہ آپ سے اپنے مبارک خُداوند یسوع کے متعلق بات کروں، جس کی عزت میں ہم سب یہاں موجود ہیں، تاکہ اُسکی عزت کریں۔

(2) بھائی ٹونی اور بھائی ولیمز کیساتھ ہونا بہت اچھا ہے، یہ دو حکمران، یہاں۔ یہاں۔ یہاں۔ ٹیوسان اور فینکس کی جماعت پر مقرر ہیں۔ ہماری وہاں پچھلے ہفتے عبادت تھی، یقیناً وہاں رما دا ان میں کافی اچھا وقت گذرا تھا۔ اور ہم وہاں دوبارہ اچھا وقت گزارنے کی اُمید کرتے ہیں، جو کہ اس مہینے کی اُنیس تاریخ کو شروع ہوگی، جہاں میرے لیے یہ اعزاز ہوگا کہ دوبارہ وہاں جا کر ایک وسیع عبادت کر سکوں۔ ہمارے پاس، میرا خیال ہے، یہ چار راتیں ہیں، اور اُنیس کو آغاز ہوگا۔ اور میرا خیال ہے کہ برنس مین انٹرنیشنل کنونشن بائیس، اور تینیس کو شروع ہوگی۔ میں وہاں بائیس تاریخ تک ہوں گا، اور پھر میرا۔ میرا خیال ہے، وہاں۔ وہاں اُنکی کنونشن میں، میرے پاس ایک یاد دہانی ہوگی۔ پس، میرے لیے یہ بہت ہی اعزاز کی بات ہے کہ مجھے یہ موقع ملا ہے تاکہ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے مسیحیوں کے ساتھ رفاقت کر سکوں، اور اُنکے ساتھ، اپنی محبت اور اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں جو میں مسیح کے بارے میں رکھتا ہوں، اور اکٹھے ہو کر ایک اعلیٰ رفاقت کر سکیں۔ اور اب میں معافی چاہتا ہوں میں یہاں اچھے کھانوں سے لطف اُٹھانے نہیں آیا جو کہ میں جانتا ہوں آپ کے پاس ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے.....

(3) میں یہاں باہر کچھ انٹرویو دے رہا تھا، بیماروں کے لیے دُعا کر رہا تھا، اور سڑک پر کسی کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور یہ بہت عجیب بات ہے، کہ اس پرانی دُنیا میں جس میں ہم جی رہے ہیں، کافی زیادہ بیماریاں اور مشکلات ہیں۔ لیکن ان سب چیزوں کے درمیان، کیا یہ شاندار بات نہیں ہے کہ ہمارے پاس کوئی ہے جس کی طرف ہم نگاہ کر سکتے ہیں، اب ان چیزوں سے بڑھ کر، اگلے جہان کے لیے قدم بڑھائیں۔

(4) کیا ہوتا اگر یہاں حقیقی کرمس نہ ہوتا؟ خیر، اگر یہاں حقیقی کرمس نہ ہوتا، تو چیزیں ایسی نہ ہوتیں جیسی آج رات ہیں۔ اگر کرمس نہ ہوتا، تو نجات بھی نہ ہوتی۔ اور اب ہم دوبارہ، کرمس کا سامنا کر رہے ہیں، یہ بہت غلط بات ہے کہ ہم نے اسکو بدل دیا ہے، اسکے اصل معنی، یسوع کی پیدائش ہے، یہاں تک، ٹھیک ہے، مگر ایسا لگتا ہے کہ سینفا کلاز نے کرمس پر مسیح کی جگہ لے لی ہے، اور ایک فرضی کرس کرنگل ہے جو چینی سے، کھلونوں کی بوری اپنے کمر پر رکھ کر لاتا ہے، اور ایک ہی رات میں پوری دنیا کی سیر کر لیتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا آپ اسکے متعلق کیا سوچتے ہیں، اگر آپ اپنے بچوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی؛ لیکن مجھے یہ سیکھا گیا، اور میرا یقین ہے کلام فرماتا ہے، ”تو جھوٹ نہ بولنا۔“ اور پھر کسی دن یہ بچے آپ سے پوچھیں گے، ”کیا یسوع اور سینفا کلاز ایک ہیں؟“ جب وہ تلاش کر لیں گے کہ کوئی سینفا کلاز نہیں ہے۔ تو، میرا بہترین خیال، پھر میرے لیے بہترین ہے۔ شاید یہ آپ کا خیال نہ ہو۔ میں آپ کو نہیں بتا رہا کہ اپنے بچوں کی پرورش کیسے کرنی ہے۔ لیکن میں..... اگر وہ آپ کو پکڑ لیں کہ آپ اسکے متعلق جھوٹ بول رہے ہیں، تو پھر وہ کسی دوسرے کو بتائیں گے کہ شاید یہ دوسرا والا ابھی، جھوٹا ہے۔ پس انہیں سچ بتائیں، صاف سچ، اور پھر انہیں معلوم ہو جائیگا کہ، آپ کا کیا مطلب ہے۔ پس، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ باہر سے کتنا خراب نظر آ رہا ہے، اور لوگ باہر کیا کر رہے ہیں، کرمس کیسا بنایا جا رہا ہے ہمیں اس سے کوئی لین دین نہیں بلکہ یہ کیا ہونا چاہیے۔ سمجھے؟

(5) میرا خیال ہے روشنی اندھیرے میں بہترین چمکتی ہے۔ جتنا زیادہ اندھیرا ہوتا ہے، اُتنی روشنی زیادہ چمکتی ہے، بعض اوقات صرف تھوڑی سی روشنی ہوتی ہے۔ جہاں کافی روشنی ہوتی ہے، وہاں زیادہ غور نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب اندھیرا بڑھتا ہے، تو پھر تھوڑی روشنی بھی زیادہ چمکتی ہے۔ اور یہ یاد

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں
 رکھیں روشنی کی موجودگی میں تاریکی ٹھہر نہیں سکتی۔ روشنی تاریکی سے بہت زیادہ طاقتور ہے، یہاں تک
 کہ تاریکی اسکی موجودگی میں ٹھہر نہیں سکتی۔ جب سورج چمکنا شروع ہوتا ہے تو تاریکی مزید نہیں ٹھہر
 سکتی، کیونکہ سورج بہت ہی زور آور ہے، سورج کی روشنی، تاریکی کو باہر دھکیل دیتی ہے، اور پھر وہ مزید
 نہیں رہتی۔

(6) اور یہ ساری تاریک دُنیا، کسی دن، روشنی میں بدل جائے گی۔ جب یسوع مسیح آفتاب
 صداقت دوبارہ واپس آئے گا، پھر مزید ہمارے پاس تاریکی نہیں رہے گی۔ اس وقت، جب ہم رات
 کو دیکھتے ہیں تو چاند کو چمکتا ہوا دیکھتے ہیں.....

(7) کہتے ہیں، چاند اور سورج شوہر اور بیوی ہیں۔ اور سورج کی غیر موجودگی میں، چاند زمین کی
 جانب، سورج کی روشنی منعکس کرتا ہے، اور زمین پر لیزر جیسی روشنی دیتا ہے، تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ کیسے
 چاند کی روشنی اسکے ارد گرد گھومتی ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ اور پھر سورج اور چاند ایک بن
 جاتے ہیں، ایک ہو جاتے ہیں، سورج اور چاند کی روشنی بالکل ایک جیسی ہو جاتی ہے۔

(8) بالکل ایسے ہی خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا ہونی چاہیے، اُسکی روشنی منعکس کرنی چاہیے جبکہ وہ
 اس زمین پر فانی بدن کے ساتھ موجود نہیں ہے، تو کلیسیا کو ان تاریک گھڑیوں میں یسوع مسیح کو
 منعکس کرنا چاہیے، جبکہ سینا کلاز اور مصنوعی چیزیں گلیوں میں ہر جگہ موجود ہیں، اور ہمیں شور مچانا
 چاہیے، ”یہ یسوع مسیح کی پیدائش ہے، یہ سینٹ نیکولس کا دورہ نہیں ہے!“، ہم بہت ہی بھیا نک تاریک
 گھڑی میں رہ رہے ہیں، اور اسی گھڑی میں ہماری روشنی حقیقی طور پر چمکنی چاہیے۔

(9) اب، اس سے پہلے کہ ہم خداوند کا کلام پڑھیں، میرا خیال ہے، ہم اُسکے کلام کو عزت دیں۔
 کیسے ہم اُسکے کلام کی عزت کرتے ہیں؟ ہم اُسکے کلام کی عزت پڑھنے سے اور پھر اس پر ایمان رکھنے
 سے کرتے ہیں۔ اب، ہمیں اسے پڑھنا چاہیے، ”ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے۔“ اور پھر اگر ہم پڑھنے
 سے اسکی عزت کرتے ہیں، تو پھر جو ہم نے پڑھا ہے ایمان رکھنے کے وسیلے بھی اُس کی عزت کریں۔

(10) اسلئے دیکھیں، پہلا احترام، ہم اُسکا کلام پڑھتے ہوئے کریں، تو آئیں اپنے قدموں پر
 کھڑے ہو جائیں جبکہ میں کلام کا کچھ حصہ پڑھنے لگا ہوں۔ ہم اُسکا کلام پڑھنے کے احترام میں

کھڑے ہو جائیں۔ میں وہاں سے پڑھوں گا جہاں سے میں آج رات، کچھ لمحات کے لیے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مقدس متی کی کتاب ہے، اور کرسمس کی کہانی ہے۔ مقدس متی کے دوسرے باب کو، ہم پڑھتے ہیں۔

جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں..... یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا، تو دیکھو، کئی مجوسی پورب سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے،
کہ، یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے..... وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر، ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔

یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے ساتھ، یروشلم کے سب لوگ، گھبرا گئے۔
اور اُس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں..... کو جمع کر کے، اُن سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے۔

اُنہوں نے اُس سے کہا، یہودیہ کے بیت لحم میں: کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ،
اے بیت لحم، یہوداہ کے علاقے، تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں: کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا، جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔
اس پر ہیرودیس نے، مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر، اُن سے تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔

(11) اب آئیں اپنے سروں کو ایک لمحے کے لیے جھکاتے ہیں، اور ہم اس کلام کے مصنف سے بات کرتے ہیں۔

(12) قادرِ مطلق خدا، ہم آج رات دل کی گہرائیوں سے تیرے شکر گزار ہیں مسیح کی محبت کے لیے جو کہ بیرون ملک ہمارے دلوں میں، ان آخری دنوں میں، رُوح القدس کے وسیلہ ڈالی گئی ہے۔
ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ ہمیں یہ شرف حاصل ہوا کہ اپنے آپ کو ایک ساتھ اکٹھا کر سکیں اور تیری پرستش کر سکیں، اور اس بابرکت یقین دہانی کے لیے بھی، کہ کسی دن تو اپنی کلیسیا کو لینے آ رہا ہے۔ ہم تیرا شکر کرتے ہیں، کہ ہم اس زمانہ کو روشنی پہنچانے والے ہیں، اور وعدہ شدہ کلام کے ظہور کے لیے تیار ہیں

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

جو اس زمانہ کیلئے ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ابتدا میں تو نے اپنے کلام کا حصہ مختص کیا تھا۔ ابتدا سے آخر تک، ہر زمانہ جانتا ہے، تو نے اپنا کلام اس زمانہ کیلئے مختص کیا تھا۔ بحر حال، ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ کیسے ہوا، لیکن اُن میں سے ہر زمانہ میں، جیسا کہ ہم تیرے کلام کی جانب دیکھتے ہیں، اور غور کرتے ہیں کہ ہر زمانہ میں مسخ آیا، اور کلام کو پورا کیا۔ اور اُن دنوں میں جن میں ہم رہ رہے ہیں، یہاں بھی کلام کا حصہ مختص کیا گیا ہے، یعنی وہ وعدہ جو اس زمانہ کیلئے ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ رُوح اقدس اب یہاں زمین پر ہے، اور دلوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہے، تاکہ ثابت شدہ کلام کے وسیلہ جس کی پیشگوئی اس دن اور اس گھڑی کے لیے کی گئی ہے، ظاہر کرے اور پورا کرے۔

(13) جب ہم پیچھے، اُنیس سو سال پہلے دیکھتے ہیں، تو وہاں کلام تھا جس کی پیشگوئی باغ عدن کے وقت سے کی گئی تھی، اور وہ ایک مسیحا کے آنے کے متعلق تھی، اور پھر وہ آیا اور اُس نے کلام کی ہر بات کو پورا کیا جس کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اُسکی زندگی نے خدا کے کلام کو ثابت کیا، کیونکہ وہ کلام تھا۔ خُدا کی معموری اُس میں تھی۔ اور جو سب نبیوں نے کہا تھا وہ۔ وہ اُسکا جواب اور تکمیل تھا۔ اور اب آج رات ہم، دوبارہ، اُسکی پیدائش کے جشن تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔

(14) اور، خُداوند، ہم معذرت خواہ ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ہماری قوم نے اپنے آپ کو ایک ایک انسان کی بنائی ہوئی کہانی میں لپیٹ لیا ہے جو کسی ایسے شخص کی ہے جسکے پاس کوئی فرضی داستان ہے۔ لیکن، خُداوند، ہم جانتے ہیں کہ سچا ایماندار یہ جانتا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے، اور یہ دشمن کی طرف سے ہے، تاکہ لوگوں کے ذہنوں کو سچے اور زندہ خدا کے پاس جانے سے روکا جائے۔

(15) اے خُدا، ہم دُعا کرتے ہیں کہ اُسکی حضوری آج رات ہمارے ساتھ رہے جب کہ ہم کرسمس کی کہانی میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور بخش دے، خُداوند یسوع، اگر یہاں کوئی برنس مین یا کوئی خاتون اس۔ اس عمارت میں آج رات موجود ہے، جس نے ابھی تک تجھے اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کیا، تو آج رات، ہونے دے کہ آج رات اُنکے دل چرنی کی مانند بن جائیں اور جھولیں، اُس وقت ایسا ہوا، اور یسوع کو رد کیا گیا اور ترک کیا گیا، وہ خدا کا مسیحا تھا۔ آج رات، جب یہ یہاں سے جائیں، تو صبح کا ستارہ ان پر منڈلائے، انکا راستہ روشن ہو جائے جب تک یہ یرون کو اُسکی روشنی کیساتھ

پارنہ کر لیں۔ اے باپ، یہ بخش دے، یہ ہم اُس کے نام سے اُس کے جلال کیلئے مانگتے ہیں۔ آمین۔
آپ تشریف رکھیں۔

(16) عام طور پر میں لمبی بات کرتا ہوں؛ میں آج رات منادی کرنے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ میری آواز تھوڑی خراب ہے۔ لیکن میں آپکو اس کرمس کی کہانی کی چھوٹی سی تمثیل دینا چاہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں، آپ نے یہ بہت مرتبہ سنی ہوگی، اور ہر دفعہ یہی آیت پڑھی ہوگی، یہ آپ کے ریڈیو پر بھی نشر ہوگی، آپکے ٹیلی ویژن، اور۔ اور آپکے چرچز میں بھی سنائی جائیگی، آپ برنس مین والوں کے اچھے وفادار پاسٹر، اور مزید کچھ اور بھی، اس۔ اس کرمس کی کہانی کو سنیں گے، بلکہ اس کہانی کو بیان کریں گے۔

(17) اور اب میں اس تک رسائی کچھ مختلف طریقے سے کرنا چاہتا ہوں جیسے میں نے پچھلے ہفتے فینکس کے برنس مین حصے میں بیان کیا تھا، کیوں یسوع بیت لحم میں پیدا ہوا تھا۔ اور کیا وہاں کوئی اور جگہ نہ تھی جہاں وہ پیدا ہوتا، دیکھیں، کیونکہ اُس جگہ کا نام بتایا گیا تھا اور نام کیا تھا۔ اور ہم کلام میں دیکھتے ہیں، وہ بیت لحم تھا، خدا کی روٹی کا گھر، اور وہ زندگی کیلئے خُدا کی روٹی تھا۔ اور وہاں کوئی اور راستہ نہیں تھا..... اور ہمیں یہ بتاتا گیا ہے کہ ہم، مسیحی دوبارہ جنم لینے والے، بھی بیت لحم میں پیدا ہوتے ہیں۔ مسیح خدا کا بیت لحم ہے، اور اُسکی ابدی زندگی کی روٹی کا گھر ہے۔

(18) اب، آج رات، ہم مختلف طریقے سے اسے سیکھیں گے۔ خداوند کی مرضی سے، آج رات میرا عنوان ہے، ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا اور اُس سے سجدہ کرنے آئے ہیں۔

(19) مجوسیوں کے بارے میں۔ ہمارے پاس ایک خیال ہے، اور ہمیں رسمی طور پر بتایا گیا ہے، کہ وہاں تین مجوسی تھے، اور ہم نہیں جانتے کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔ بائبل یہ نہیں کہتی کہ وہ ”تین تھے۔“ لیکن، مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ انڈیا میں جا کر منادی کر سکوں، جہاں سے وہ آئے تھے، اور اُن تینوں نے سفر طے کیا۔ اور، ہم آج بھی اُنکو دیکھ سکتے ہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا میں انڈیا میں تھا۔ اور وہاں آپ دن کے اُجالے میں دیکھ سکتے ہیں، کچھ لوگ چوکرٹی مار کر سڑکوں پر بیٹھے ہوتے ہیں، اپنی پگڑیاں باندھی ہوتی ہیں، اور اُن کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوتے ہیں، وہ وہاں ایسے بیٹھے

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

ہوتے ہیں جیسے دن میں کوئی خواب دیکھ رہا ہو۔ وہ کبھی بھی ٹھیک طریقے سے نہیں بیٹھتے، وہ صرف چوڑی مار کر بیٹھے رہتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ، میرا خیال ہے، کہ ہم اس پر یقین رکھتے ہیں کہ وہاں تین مجوسی تھے، کیونکہ وہ تین میں سفر کرتے ہیں۔

(20) اور انہوں نے کہا، ”ہم نے پورب میں اُسکا ستارہ دیکھا اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔“ دوسرے لفظوں میں، ”ہم نے اس زمانہ میں اُس کا نشان دیکھا ہے،“ جس زمانے میں وہ رہ رہے تھے۔ کیونکہ اس کی پیشینگوئی کی گئی تھی۔

(21) دیکھیں، میں ایمان رکھتا ہوں کہ خداوند کا کلام ابدی ہے، کیونکہ، ”ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خدا کیساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا، اور ہمارے درمیان رہا۔“ اسلئے کلام کبھی بھی بدل نہیں سکتا، یہ ابدی ہے۔ یہ خدا خود لکھی ہوئی صورت میں۔ میں موجود ہے، اور بائبل، خدا کا کلام ہے۔ (22) وہ کلیسیا کی عدالت ایک اصول سے کریگا۔ اور وہ ہمارے بنائے گئے نظام کے معیار سے ہماری عدالت نہیں کریگا، کیونکہ ہمارا نظام انسان کا بنایا ہوا ہے۔ اور اس کی عدالت لازمی ہے۔ پھر بھی اگر۔ اگر آپ اختلاف رکھیں اور کہیں، ”ایسا نہیں ہے، بھائی برنہم، مجھے لگتا ہے کہ آپ یہاں پر غلط ہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمارا نظام ٹھیک ہے۔“ یا کوئی دوسرا بھائی کہے، ”بھئی، ہمارا نظام ٹھیک ہے۔“ تو پھر کونسا ٹھیک ہے، کیونکہ اس طرح کے نظام کی اقسام نو سو ہیں؟ چنانچہ خدا کلیسیا کی عدالت نو سو نظاموں اور ان میں موجود مختلف اختلافات سے نہیں کر سکتا ہے۔

(23) لیکن وہاں ایک ہوگا۔ اُس نے کہا کہ وہ ”دُنیا کی عدالت مسیح، یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ کریگا۔“ اور مسیح کلام ہے، لہذا ہم کھڑے ہونگے اور فیصلہ خدا کے کلام کے وسیلہ ہوگا۔

(24) اب دیکھیں، خدا کچھ نہیں کرتا جب تک وہ پہلے نشان نہ دکھائے۔ وہ کبھی بھی کچھ کرنے کا قصور وار نہیں ہوتا کیونکہ پہلے۔ پہلے وہ اپنے نشان کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔

(25) اور ان مجوسیوں نے کہا، ”ہم نے پورب میں اُسکا ستارہ دیکھا،“ وہ پورب میں تھے جب انہوں نے یہ دیکھا، جو بابل میں تھا، جو کہ یروشلم کا پورب تھا؛ اور وہ مغرب میں تھے، دو سال بعد، یہ کہا، ”اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔“

(26) مسیحی روایت ہمارے پاس ایک شیرخوار بچے کے تعلق سے پہنچی، جو چرنی میں پڑا ہوا تھا، اور مجبوی وہاں گئے۔ اور ایسا نہیں ہے۔ کلام اسکے برعکس ہے۔ کلام یوں فرماتا ہے، ”وہ ایک نو عمر بچے کہ پاس آئے،“ ایک شیرخوار بچے کے پاس نہیں۔ ہیرودیس نے ہر اُس بچے کو قتل کروادیا جو دو سال تک کا تھا۔ دیکھیں، اور غور کریں اُنہیں وہاں پہنچنے کیلئے اُنٹوں پر سفر کرنا پڑا، وہاں سے آتے آتے، اُن کو سفر پورا کرنے میں دو سال لگ گئے تھے، اور دجلہ دریا پار کر کے آئے تھے۔ ”ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا،“ جب وہ پورب میں تھے، ”اور مغرب میں اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔“

(27) اب دھیان دیں، کرمس اب بدل چکا ہے۔ اب دیکھیں، کرمس کا حقیقی دن، ہم..... اس پر تنازعہ ہو سکتا ہے، کیونکہ ہم اسے نہیں جانتے ہیں۔ ہم جس طرح سے کرمس کو لیتے ہیں، اگر کبھی آپ اسکا مطالعہ کریں، تو ہم رومن کیتھولک چرچ کا۔ کا نظریہ لے رہے ہیں جبکہ یہ کرمس تھا۔ دراصل، مسیح دسمبر کی پچیس تاریخ کو پیدا نہیں ہوا تھا، اور کلام کے مطابق، اُس وقت یہودیہ میں تیس فٹ برف پڑی ہوتی تھی، دیکھیں، اس لیے وہاں..... وہاں پہاڑوں پر اُس وقت چرواہے نہیں جاسکتے تھے، اور وغیرہ وغیرہ، اور پھر یہ ساری فطرت کے برعکس ہے۔ لیکن وہ فطرت کے مطابق آیا۔

(28) کیونکہ، خدا کے پاس قانون ہے، اور وہ قانون بدل نہیں سکتا۔ سورج غروب ہوتا ہے، آپ نہیں کہہ سکتے، ”بھئی، وہ طلوع نہیں ہوگا۔“ وہ طلوع ہوتا ہے۔ گرمی، سردی، اور وغیرہ وغیرہ، یہ خدا کے قوانین ہیں اور وہ انکو طریقے سے ترتیب دیتا ہے۔ اور یہ، سب، ٹھیک طور سے کام کرتے ہیں۔

(29) لیکن، اب دیکھیں، وہ غالباً اپریل یا مئی، یا ان میں سے ایک میں پیدا ہوا تھا۔ اور، وہ بڑہ تھا، اور ہر ایک چیز نے یہ ثابت کیا کہ وہ بڑہ ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ چرنی میں، اور ایک اصطبل میں پیدا ہوا، نہ کہ کسی گھر میں؛ کیونکہ بڑے باہر اصطبل میں پیدا ہوتے ہیں، بھوسے اور ایسی چیزوں میں، نہ کہ گھر میں۔ جب وہ مصلوبیت کے لیے جا رہا تھا، اُسے راستہ دکھایا گیا۔ آپ کو یاد ہے، آپ بھیڑ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جب ہم ذبح خانہ میں جاتے ہیں، تو اُنکے پاس بکری وغیرہ ہوتی ہے جو بھیڑ کی رہنمائی کرتی ہے؛ بھیڑ خود اپنے آپ نہیں جاسکتی، اُسے رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر طریقے سے، وہ بڑہ تھا، اس لیے فطری طور پر اُسے تب پیدا ہونا تھا جب بڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایسا اپریل

ہم نے اُس کا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں
میں ہوتا ہے، دیکھیں، تقریباً یہی وقت تھا جب وہ پیدا ہوا۔

(30) اور پھر جب مسیحیت کو رومن ازم میں لایا گیا تو اسے ناسیا کے ساتھ جوڑ دیا گیا، اور اُن کے پاس سورج دیوتا تھا، مشتری، روم کا سورج دیوتا تھا، اُس کا جنم دن..... پچیس دسمبر..... کو آتا ہے۔ کیونکہ، رومن سرکس اکیس کو شروع ہوتی تھی اور پچیس تک چلتی تھی، اور سورج دیوتا کے جنم دن کا جشن منایا جاتا تھا۔ چنانچہ رومن ازم یعنی بت پرستی کو۔ کو مسیحیت کے ساتھ جوڑ دیا گیا، انہوں نے کہا، ”آئیں اسکو خُدا کے بیٹے کا جنم دن بنا دیتے ہیں، اور پھر ہم سب اس پر متفق ہو جاتے ہیں۔“ دیکھیں، یہ ہمیشہ سچ کے ساتھ سمجھوتہ کرنے والا نظام ہے، اور ہمیشہ، ایسا ہوتا رہا ہے۔

(31) پس آج ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ اُنھوں نے سب کچھ اس میں شامل کر دیا ہے، ہماری ساری چھٹیاں آلودہ ہو چکی ہیں۔ ہمارا ایسٹر، یہ مزید اب مسیح کا جی اٹھنا نہیں رہا، یہ کسی طرح خرگوش والا ایسٹر بن چکا ہے، یا کوئی نئی ٹوپی والا، یا۔ یا کچھ اور، یا چھوٹی سی گلابی بلخ والا؛ ان سب کا مسیح کے جی اٹھنے کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے، بالکل ایسے ہی سینا کلاز کا یسوع مسیح کی پیدائش کے ساتھ کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ لیکن یہ دُنیا ہے! اور یہاں تک کہ اس تجارتی دُنیا نے ہر چیز کو الجھن اور گندگی میں ڈال دیا ہے، کوئی حیرت نہیں، خُدا ان چیزوں کو جلا کر انصاف کرے گا۔ اور وہ ایسا کرے گا، اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔ اور اُسے اس بے ترتیبی کو ترتیب میں لانا ہے..... دُنیا کے لیے مزید کوئی اُمید نہیں، یہ ختم ہو چکی ہے۔

(32) اور اب، اس تاریک گھڑی میں، جیسا کہ میں نے کہا، جس میں ہم رہ رہے ہیں، کیا اب بھی مسیحیوں کو اُس روشنی کو پکڑے رکھنا ہے، جبکہ کرسمس کی سچائی موجود ہے، جو کہ یسوع مسیح کی پیدائش ہے، اور وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ یہ ٹیڑھی میڑھی، تاریکی میں کانٹے دار بجلی، ابر آلود بادل، ناراض آسمان، ظاہر کرتا ہے تاریکی میں نور آسکتا ہے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے تاریک گھڑی میں روشنی ہو سکتی ہے۔

(33) اسکے متعلق میں آج رات بات کر رہا ہوں، شاید تھوڑا سا غیر ضروری لگے، اور خاص طور پر یہ نوٹس اور یہ حوالہ جات جو میں نے یہاں لکھ رکھے ہیں، جنکا میں ذکر کرونگا، دیکھیں ان میں سے بہت سارے حوالہ جات کو لکھ رہے ہیں، اور وغیرہ وغیرہ۔ اب، یہ تھوڑا سا غیر معمولی ہے۔ لیکن، میں آپ کے

ذہن میں یہ بات ڈالنا چاہتا ہوں: خدا غیر معمولی ہے، خدا غیر معمولی کام کرتا ہے۔ یہ مسئلہ آج ہمارے ساتھ ہے، ہم معمولی چیزوں میں اس قدر ملوث ہو جاتے ہیں، کہ جب کوئی غیر معمولی چیز رونما ہوتی ہے، تب ہم - ہم - ہم سب اسے جان نہیں پاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوا ہے۔ خدا غیر معمولی کام کرتا ہے۔ اور کوئی بھی شخص جس نے کبھی بائبل پڑھی ہے، وہ جانتا ہے کہ خدا ہمیشہ غیر معمولی کام کرتا ہے۔

(34) اور، یاد رکھیں، یہ اُسکے بیٹے کا جنم دن ہے، اور یہ سب کچھ خود خدا کی جانب سے پہلے سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور جب یہ ہوا، تو یہ کیسے ہوا، اور یہ کب ہوا، یہ سب کچھ خدا کی طرف سے پہلے سے ترتیب دیا گیا تھا۔

(35) کیا آپ نے غور کیا، یہ بالکل اُسی وقت ہوا جب وہ قاتل بادشاہ، ہیرودیس، ایک خونخوار ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا، جس نے اُن سب چھوٹے بچوں کو قتل کروا دیا، تاکہ یہ پورا ہو سکے جو خداوند نے نبی کی معرفت فرمایا تھا، لکھا ہے، ”رامہ میں، راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے، اور تسلی قبول نہیں کرتی، اسلئے کہ وہ نہیں ہیں۔“ دیکھیں، وہاں خونی بادشاہ کا ہونا ضروری تھا تاکہ اس بات کو پورا کرے جس کی پیشین گوئی اُس کے ہونے سے کئی سو سال پہلے کی گئی تھی۔ دیکھیں، جب خدا اپنے نبی کے وسیلہ کچھ فرماتا ہے، تو وہ خدا کا کلام ہے اور اُسے پورا ہونا ضرور ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس میں کتنا وقت لگتا ہے، یہ بھر بھی پورا ہوگا کیونکہ یہ ایک بیج ہے۔ یسوع نے کہا کہ خدا کا کلام ایک بیج ہے اور بیج بونے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ اسے اپنے موسم میں اپنا پھل ضرور پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور اب اُس قاتل بادشاہ کو اُس وقت وہاں ہونا ضرور تھا، تاکہ اُن بچوں کو قتل کروائے۔

(36) دوسری بات جس پر ہم غور کرنا چاہتے ہیں، بالکل عین وقت پر، اُس نے وہاں کے لوگوں کے لیے ٹیکس بڑھا دیئے، اور، ایسا کرنے میں، یوسف اور اُسکی بیوی (اُسکی ہونے والی بیوی، مریم) بیت لحم واپس آنے پر مجبور ہو گئے۔

(37) خدا جانتا ہے کام کیسے کرنا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دشمن کے کاموں کو بھی ایسا بنا دے گا کہ اُسکی تعریف ہو۔ جبکہ، ہم بعض اوقات سوچتے ہیں کہ یہی سب کچھ ہے ”ہمیں یہ اور وہ کرنا ہے“ تاکہ

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

ہمارا وقت بالکل ٹھیک چلتا رہے۔ خدا کی گھڑی بالکل ٹھیک چلتی ہے، اور یسوع یہاں ٹھیک وقت پر ہوگا۔ وہ ایک سیکنڈ بھی لیٹ نہیں ہوگا۔ ہر کام ویسے ہی ہوگا جیسے خدا نے کہا ہے کہ وہ ہوگا۔ اسلئے، چاہے ہم یہ کریں اور چاہے ہم یہ نہ کریں، یہ بالکل اُسی طرح ہوگا، کیونکہ خدا نے یہ فرمایا ہے، اور یہ اُسی طرح ہوگا۔

(38) اب ہم دیکھتے ہیں، ٹیکس لگایا گیا، ہیرودیس نے کہا وہ لوگ جو اپنی پیدائشی جگہ چھوڑ گئے تھے، انھیں واپس آنا چاہیے۔ اور، اُس نے سوچا کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے، جب اُس نے یہ کیا؛ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بالکل یہوواہ کیساتھ ہم آہنگی میں کام کر رہا ہے۔ کتنے کاہنوں نے اُس وقت ہیرودیس پر، خُداوند کے نام میں لعنت بھیجی تھی! شاید چھپ کر، بہت سارے کھڑے ہو گئے، اور کہا، ”اوہ، یہ رومن، یہ کیا..... اگر ہم اسکا اختیار حاصل کر لیں، تو ہم یہ، اور وہ کر دیں گے،“ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ بالکل خدا کے منصوبے کے مطابق کام ہو رہا ہے۔

(39) بعض اوقات، آج، ہم کمیونزم اور ان ساری چیزوں کو لعنتی کہتے ہیں۔ اور، میرا خیال ہے، یہ اس لائق ہیں۔ لیکن اگر آپ صرف سچائی کو جانتے ہیں، تو یہ بالکل خدا کے ہاتھ میں کام ہو رہا ہے، اور ویسا ہی ہو رہا ہے جیسا اُس نے کہا ہوگا۔ اُسے ضرور کسی کو کھڑا کرنا ہے تاکہ وہ بائبل کو زمین سے مٹا دے، اور اُسکے ہاتھ میں یہ آلہ موجود ہے۔ آپ صرف کلام پڑھیں، یہ بالکل لکھا ہوا ہے کہ جو اُس نے کہا ہے وہ ہوگا۔

(40) اور اگر اُس دور کے مناد اس کلام کو پڑھتے اور اسکا مطالعہ کرتے، تو وہ جانتے کہ کیا ہونے والا تھا۔

(41) اب ہم اس اضافی ٹیکس پر غور کرتے ہیں، بادشاہ نے اپنا قانون، یا اپنا حکم جاری کیا، کہ بے فکر ہو کر، سارے لوگ اپنی پیدائشی جگہ پر واپس لوٹ جائیں۔ اب، یہ بڑی ہولناک بات تھی، اُس بچاری خاتون کیلئے، جو اُس جگہ رہ رہی تھی، اور بچے کا وزن اُٹھائے ہوئے تھی، اور اُسے ایک طویل سفر طے کرنا تھا۔ آج، ہم اس حالت میں زبردستی عورت کو ایبویلینس میں لیکر جائینگے۔ لیکن اُسے ویسا کرنا پڑا۔ اگر آپ فلسطین میں ہوتے، تو دیکھتے کیسے اُسے وہاں گدھے پر سوار ہو کر، کھر درے اور گول مول

پتھروں سے، گزر کر، جانا پڑا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ کتنا خراب، اور کتنا مشکل تھا، لیکن یہ بادشاہ کا حکم تھا، ہر کسی کو تابعداری کرنی تھی، چاہے کوئی جوان ہو یا بوڑھا، تیار ہو یا تیار نہ ہو، کسی بھی طرح، انھیں اطاعت کرنی تھی۔

(42) اور بعض اوقات ہم یہ سوچتے ہیں، کہ ہم بوجھ تلے ہیں۔ میں شاید اس بات پر زور دوں، کہ ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے بوجھ اکثر بہت بھاری ہوتے ہیں، اور اس طرح کا دنیا میں کچھ بھی نہیں ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ سب چیزیں آپ کے لیے اچھی ہیں؟ یہ سب آپکو ڈھالنے، اور آپکو بنانے کیلئے ہیں۔ نبیوں اور بزرگوں کو بھی صحرا کے پچھلے حصوں میں، گرمی میں، چمکتے ہوئے سورج میں، دُکھوں اور آزمائشوں، اور تکلیفوں میں سے گزارتے ہوئے ڈھالا گیا۔ اور یہ چیزیں آج جو ہمارے ساتھ ہیں، ہمارے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جو دوسرے مسیحیوں کیساتھ، ہوا تھا۔ دوسرے مسیحیوں کو ایسی تاریک گھڑی میں کھڑا ہونا پڑا، اور اپنی گواہی کیلئے، شیروں کا نوالہ بننا پڑا۔

(43) اور ہم، چھوٹی سی شہرت پانے کے بعد، اپنے آپکو ایسا شخص سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ ہم کچھ ہیں، ”ٹھیک ہے! بھئی، میرا تعلق فلاں فلاں سے ہے، اُس فلاں چرچ سے آپ جانتے ہیں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میں خوفزدہ ہوں کہ میں رسوا ہو جاؤں گا.....“

(44) یسوع مسیح کے لیے اپنی گواہی دینے سے خوفزدہ نہ ہوں! اپنی روشنی چمکائیں! اپنے ایمان کیلئے کھڑے رہیں، کہ ”وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور یہ رات کسی کرنگل، یا کرس کرنگل کے آنے کی نہیں ہے، بلکہ یہ یسوع مسیح کی پیدائش ہے جسے ہم منارہے ہیں۔“ سمجھے؟ اب ہم اُن چیلوں کو دیکھتے ہیں جو ہو چکی ہیں۔

(45) کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے جب وہ گھنٹی کو بنانے کیلئے ڈھالتے ہیں، ایک مشہور گھنٹی جو چرچ کے لیے یا کسی اور کیلئے بناتے ہیں، تاکہ وہ ایک خاص طرح کی آواز دے؟ آپ دیکھیں، اگر آپ کسی گھنٹی کو بجاتے ہیں، تو ہر گھنٹی کی مختصر حد ہوتی ہے۔ اور اُس میں کچھ خاص قسم کی چیزیں ڈالی جاتی ہیں، بہت سا پتیل، بہت سا اسٹیل، بہت سی اور چیزیں ڈالی جاتی ہیں، جس سے گھنٹی کو بنایا جاتا ہے۔ اگر یہ صرف پتیل ہو، تو پھر اسکی آواز ٹھیک نہیں ہوگی۔ اس میں ہر قسم کی چیزیں ہوتی ہیں جو اسکے لیے

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

ضروری ہوتی ہیں، تاکہ یہ ٹھیک سُر میں آواز دے سکے۔ اور وہ شخص جو اُسے ڈھالتا ہے، اور اسے بناتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اسے بھٹی میں ڈالا جانا ہے، اور اسے۔ اسے کس دھات سے گزرنے ہے، تاکہ یہ گھٹی ٹھیک سُر میں آواز دے سکے۔

(46) خداوند ہماری عظیم بھٹی ہے۔ خدا ہے..... وہ عظیم صاف کرنے والی بھٹی ہے، جہاں وہ چیزیں ہمارے اُوپر ڈالتا ہے، جیسے آزمائشیں، اور تکلیفیں اور یہ سب چیزیں، تاکہ ہمیں ایک ساتھ ڈھالے، اور ہماری گواہی کی آواز ایک خاص وقت کیلئے بنائے، اور وہ خاص آواز جو وہ چاہتا ہے ایک خاص دن میں نکل سکے۔

(47) ہمیں مختلف بنایا گیا ہے۔ ہم سب کو مختلف بنایا گیا ہے۔ ہم مختلف طریقے سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ہم سب ایک چیز کو دیکھتے ہیں، وہ یسوع مسیح ہے۔ آئیں اُسکی طرف دیکھیں۔ اور صرف ایک ہی راستہ ہے جسکے وسیلہ آپ اُسے دیکھ سکتے ہیں..... اگر وہ اس کلام کے برعکس نظر آتا ہے، تو پھر آپ اُسکی جانب نہیں دیکھ رہے، کیونکہ وہ کلام ہے۔ لہذا، اگر آپ کسی عقیدے یا کسی فلاں فلاں تنظیم کو دیکھ کر سوچتے ہیں، ”کہ میرا تعلق اُس سے ہے، اور وہ میرے لیے کافی ہے۔“ اگر وہ کلام کی طرف نہیں دیکھ رہا، تو پھر اُس سے الگ ہو کر دیکھیں۔ اس کلام کی جانب دیکھیں! اور یہی ہے جس کی ہمیں تلاش ہے، یعنی مسیح، جو کہ خدا کے کلام کا ظہور ہے، اور وہ خدا کے کلام کا ثبوت ہے۔

(48) اب، یہ سب عظیم چیزیں ہیں، اور وہاں اُس جوڑے کے۔ کے ساتھ ایسا ہوا، اب یہ عجیب سا لگتا ہے۔ اور، یہ اُنکو عجیب سا لگ رہا تھا، لیکن یہ ساری چیزیں مل کر بھلائی پیدا کر رہی تھیں۔

(49) اب یوسف کا خواب، میں اسکے بارے میں ایک لمحے کے لیے بات کرنا چاہوں گا۔ میرے پاس اس کیلئے یہاں یہ حوالہ لکھا ہوا ہے۔ ہمیشہ، ہر زمانہ میں، خدا، اپنے لوگوں سے ہم کلام ہوا، اور اپنے آپ کو خوابوں کے ذریعے ظاہر کیا۔

(50) اب، خواب یقین دہانی نہیں ہیں۔ ہر خواب خدا کی طرف سے نہیں ہوتا ہے۔ اب، بہت سے لوگ ہیں جنہیں خواب آتے ہیں، اور اُنکو ہر قسم کے خواب آتے ہیں۔ اور پھر جب آپ رات کو اپنے بستر پر جاتے ہیں، اور بہت زیادہ کھانا کھا کر سو جاتے ہیں، تو ہو سکتا ہے کہ آپ کسی چیز کے متعلق

خواب دیکھیں۔ اور ہو سکتا ہے آپ بخار میں مبتلا ہوں، اور آپکو ہر قسم کے بُرے خواب آئیں، اور وغیرہ وغیرہ، یہ خُدا نہیں ہے۔ لیکن، تو بھی، خُدا خوابوں کے وسیلہ لوگوں سے باتیں کرتا ہے۔

(51) ہم یعقوب کے بیٹے، یوسف کو دیکھتے ہیں، وہ ایک نبی تھا۔ اور ایک نبی خوابوں کو سمجھتا ہے۔ اب، اگر خواب کا ترجمہ کیا جائے، تو پھر وہ رُویا بن جاتا ہے، اور یہ پیشینگوئی ہوتی ہے۔

(52) اب ہم آگے بڑھنے سے پہلے، بنو کد نصر بادشاہ کو، وہاں پیچھے دانی ایل میں دیکھ سکتے ہیں، اور اس سے بھی پیچھے، خُدا خوابوں، بلکہ روحانی خوابوں کے وسیلہ لوگوں سے بات کرتا تھا۔ میں ان پر یقین رکھتا ہوں۔ ہمارے پاس اب بھی یہ خوابوں کا سلسلہ موجود ہے۔ میں نے کتنی بار گواہی دی ہے، سینکڑوں لوگ تھے جن کے پاس خواب تھے، اور اُنکی ٹھیک ترجمانی کی گئی، اور بالکل ٹھیک ویسا ہوا!

(53) لیکن خواب ایک - ایک فرضی چیز ہے۔ اب، ایک بار امتحان میں، مجھ سے خوابوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ ہمیں بتایا گیا، کہ ایک خواب تب آتا ہے، جب آپ اپنی نیم شعوری کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اب ایک شخص کے پاس پہلے شعوری حالت ہوتی ہے، اور اس پہلی شعوری حالت میں آپ کے پانچ حواس کام کر رہے ہوتے ہیں، دیکھنا، چکھنا، محسوس کرنا، سونگنا، اور سننا۔ لیکن جب آپ سو جاتے ہیں، تو پھر یہ پانچ..... حواس کام نہیں کرتے ہیں، اور پھر آپ نیم شعوری کی حالت میں چلے جاتے ہیں، جو آپکو ان سے دور کر دیتی ہے، اور پھر آپ وہاں، خواب دیکھتے ہیں۔ لیکن جب آپ واپس آتے ہیں اور جاگ اُٹھتے ہیں..... تو بلاشبہ، دیکھیں کوئی شخص نہیں ہوتا، کوئی آدمی نہیں ہوتا لیکن تو بھی آپکی زندگی میں کس وقت کیا خواب آیا، وہ آپکو اب بھی یاد ہو سکتا ہے۔ اور پھر آپکا کچھ حصہ، کہیں ہوتا ہے، لیکن جب آپ اپنے حواس میں واپس آتے ہیں، تو تب آپکو یہ یاد آتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بہت سال پہلے دیکھا ہو۔ مجھے اب بھی وہ خواب یاد ہیں جو میں نے چھوٹے ہوتے ہوئے دیکھے تھے، مجھے اب بھی وہ یاد ہیں؛ پھر کچھ ہونے کیلئے میرے ساتھ جو رہتے ہیں، میرا کچھ حصہ، کہیں اور ہوتا ہے۔ اب، یہ خواب ہوتے ہیں، پس، آپ دیکھیں، آپ اپنے حواس میں نہیں ہوتے ہیں۔ اگر یہ خُدا کی طرف سے ہوتا ہے، تو پھر یہ واپس آتا ہے اور آپ اپنا خواب بتاتے ہیں.....

(54) خوابوں کی تعبیر ہو سکتی ہے۔ بائبل کہتی ہے، ”اگر تم میں کوئی، رُوحانی ہو، یا نبی ہو، تو میں

خُداوند خود کو اُس پر خوابوں میں ظاہر کروں گا، اور رویاؤں کے وسیلہ اُس سے بات کروں گا۔“

(55) اب ہم دیکھتے ہیں یوسف، یعقوب کا بیٹا، اس قسم کا آدمی تھا۔ اور اُنہوں نے خواب دیکھے، اور پھر اُس نے اُنکا ترجمہ کیا۔ وہ خوابوں کی تعبیر کر سکتا تھا، اور وہ رویائیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ سب رُوح کے کام ہیں۔

(56) اب اس میں، ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ جب کوئی آدمی ایک غیب بین، یا رویائیں دیکھنے والے کی حیثیت سے پیدا ہوتا ہے، تو آپ-آپ.....آپ کے پاس اس کی بلا ہٹ، خُدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

(57) غور کریں، فطری طور پر، یہ آپکی نیم شعوری والی حالت ہے، اور یہاں پہلے آپکی شعوری حالت ہے۔ اب آپ کو اپنے حواس سے، پانچ حواس سے، سوتے وقت باہر جانا ہے، تاکہ نیم شعوری کی حالت میں چلے جائیں، پھر آپ واپس آجاتے ہیں۔ یہ خواب ہے۔

(58) لیکن غیب بین میں، دونوں شعور ا یکساں تھ کھٹے ہوتے ہیں۔ آپ کو پانچ حواس سے باہر نہیں جانا پڑتا، آپ پانچ حواس میں ہوتے ہیں، ٹھیک سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کیا ہونے والا ہے۔ دیکھیں، آپ اپنے حواس کو نہیں چھوڑتے ہیں۔ آپ ٹھیک وہاں ہوتے ہیں، اور جانتے ہیں آپ کہاں پر ہیں اور آپ کیا کر رہے ہیں، اور اپنے لفظوں کو بولتے ہیں۔ اب، یہ پہلے سے مقرر شدہ نعمت ہے۔ ”نعمتیں اور بلا و ابے تبدیل ہے۔“ دیکھیں، خدا ایسا کرتا ہے۔ آپ سوتے نہیں ہیں؛ آپ دونوں کھلی آنکھوں کیساتھ کھڑے رہتے ہیں، ٹھیک سامنے کی جانب دیکھ رہے ہوتے ہیں اور دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کس چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ سمجھ؟ اور یہی ایک-ایک رویا ہوتی ہے، اور بلاشبہ، خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

(59) ہم آج سو تے ہیں۔ یہی مسئلہ آج دُنیا کیساتھ ہے، یہ سو رہی ہے۔ اور بہت سارے لوگ نیند سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن میں، میں یہ کہنا چاہوں گا، آسمان پر کوئی بستر نہیں ہے۔ جب ہم آسمان پر جائیں گے تو وہاں سو نہیں پائیں گے، کیونکہ وہاں رات نہیں ہوتی۔ وہاں کوئی رات نہیں ہے، اسلئے جب آپ آسمان پر جائیں گے تو آپ وہاں سو نہیں پائیں گے، کیونکہ وہاں کوئی بستر نہیں ہے۔

(60) لیکن غور کریں، جب ہمارا ہمارا شعور، بلکہ خدا ہمارا کوئی بھی حصہ استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ یہ اُس کیلئے تبدیل ہو۔ جو کچھ بھی ہم ہیں، جب یہ پوری طرح سے خدا کے ہاتھوں میں دے دیا جاتا ہے، اور اُسکی خدمت کے لیے تبدیل ہو جاتا ہے، تو وہ ہمیں خوابوں کے وسیلے استعمال کرتا ہے، وہ ہمیں بولنے کے وسیلے استعمال کر سکتا ہے، وہ ہمیں ہر طرح سے استعمال کر سکتا ہے۔ اور جو کچھ بھی ہم ہیں، اگر یہ خدا کیلئے تبدیل ہو جاتا ہے، تو پھر خدا اسے استعمال کر سکتا ہے۔ کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ دیکھیں، جب ہماری، ساری چیزیں اُس کیلئے بدل جاتی ہیں، تو پھر وہ انہیں استعمال کر سکتا ہے۔ جب ہم پوری طرح بدل جاتے ہیں، تو پھر مسیحیوں کے پاس، آج کچھ ہے، اور وہ روحانی خواب کچھ معنی رکھتے ہیں، اور ہم چیزوں کے متعلق پیشینگوئی کر سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں یہ سچائی ہے۔

(61) ایک روحانی خواب کی، ٹھیک طور سے ترجمانی کی جاتی ہے، یہ بالکل ایک رویا کی طرح ہوتا ہے۔ اور رویا کیا ہوتی ہے؟ رویا مستقبل کے واقعات کی پیشینگوئی ہوتی ہے؛ کام ہونے سے پہلے پیشینگوئی کر دی جاتی ہے۔ اور یہ وہ طریقہ ہے جس سے خدا ہمیشہ ثابت کرتا ہے کہ آیا، کوئی شخص ٹھیک ہے یا نہیں (جیسا کہ پُرانے عہد نامہ میں تھا) اور یہ نبی ہوتا تھا، اور جو وہ کہتا تھا وہ پورا ہوتا تھا۔ پھر وہ جان جاتے تھے؛ اگر اس شخص نے یہ کہا ہے، تو یہ مسلسل پورا ہوگا۔ اب، اس آدمی پر ہاتھ نہیں رکھا جاسکتا، اور اسے ہلایا نہیں جاسکتا، اور کوئی۔ کوئی نعمت نہیں دی جاسکتی؛ وہ اس نعمت کیساتھ پیدا ہوا ہے، اس سے پہلے کہ وہ پیدا ہوتا، جب وہ پیدا ہوا تو وہ نعمت بھی اُس میں پیدا ہوئی۔

(62) یسعیاہ نبی کو دیکھیں، یوحنا کی پیشینگوئی، اُسکے پیدا ہونے سے سات سو بارہ سال پہلے کی تھی، کہا گیا کہ وہ ”بیابان میں پکارنے والی کی آواز ہے۔“

(63) یرمیاہ کو دیکھیں، اس سے پہلے کہ وہ اپنی ماں کے رحم میں خلق ہوتا، وہ ابھی تک خلق نہیں ہوا تھا، خدا نے کہا، ”میں نے تجھے جانا، اور تجھے مخصوص کیا، اور قوموں کیلئے تجھے نبی ٹھہرایا۔“ سمجھے؟ ”نعمتیں اور بلاؤں کے تبدیل ہے۔“

(64) اور یہ آپ بھی ہو سکتے ہیں، یہ کام تب ہوتا ہے جب وہاں کام کرنے کیلئے کچھ ہو۔ جیسے کام کرنے کے لیے دہنا ہاتھ ہے، اور آپکے پاس دہنا ہاتھ ہے، تو پھر اسے خدا کی بادشاہی کے لیے

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

کام کرنے دیں۔ اگر آپکے پاس دیکھنے کے لیے آنکھیں ہیں، تو پھر ٹھیک چیزوں کو دیکھیں؛ ہونٹ ہیں، تو بولنے کیلئے آواز ہے، ٹھیک باتیں بولیں۔ جو کچھ بھی ہے، ٹھیک کام کریں۔ اور جو کچھ بھی آپکے پاس ہے اُسے، خُدا، اور اُسکے جلال کیلئے تبدیل کر دیں۔

(65) اب، ہم دیکھتے ہیں کہ پیشینگوئی مستقبل کے واقعات پیش آنے سے پہلے بتائی جاتی ہے۔ یہ بات عجیب سی لگتی ہے، کہ قادر مطلق خُدا نے پہلے ہی بتا دیا، اور ایک بچے، یعنی یسوع کی پرورش کیلئے، خواب کے ذریعے یہ بات آشکارا کر دی، کہ کیا کرنا ہے۔ اب دیکھیں خُدا نے، دوسرے طریقے سے، اپنے بیٹے کے لیے، یوسف کو خواب میں یہ بتا دیا۔ بائبل کہتی ہے اُس نے ایسا کیا۔ جی ہاں، جناب۔ اب، یوسف ایک اچھا آدمی تھا، وہ داؤد کا بیٹا تھا، اور وہ مریم سے منگنی کر چکا تھا۔

(66) اب اِس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں، میں یہ بیان کرنا چاہوں گا۔ ”منگنی کرنا“، مشرق میں، منگنی کرنا، یہ بالکل شادی کی طرح تھا۔ جیسے ہی اُنکی۔ اُنکی منگنی ہو جاتی تھی، وہ شادی شدہ ہو جاتے تھے۔ جب یہ مقدس عہد دونوں کے درمیان ہوتا تھا، استثنا 23:22 کو پڑھیں، تو آپکو معلوم ہو جائیگا جب عورت اور مرد شادی کے لیے راضی ہو جاتے تھے (تو وہ کئی مہینوں تک عہد و پیمان نہیں کرتے تھے)، کیونکہ اگر وہ اس عہد کو توڑ دیتے، تو وہ زنا کاری کے مجرم ہوتے۔ یہ ٹھیک ہے۔ جب وہ منگنی کرتے تھے، تو وہ بالکل ایسی ہوتی تھی جیسے شادی۔ شرعی طور پر ابھی تک اُنکو یہ حق نہیں ہوتا تھا کہ ایک شوہر اور ایک بیوی کی طرح رہیں، لیکن خُدا کی نظر میں، جب اُنہوں نے ایک دوسرے سے عہد کر لیا، تو اُنکے الفاظ خُدا کی بادشاہت میں مہر بند کر دیئے جاتے تھے۔ اور، عہد توڑنا، زنا کاری کے برابر تھا۔ اور اب یوسف مریم سے ”منگنی“ کر چکا تھا۔ اگر مناد بھائی، اگر آپ اسکا ٹھیک طریقے سے مطالعہ کریں، تو پھر یہ بات شادی اور طلاق والے کیس کو واضح کر دیگی کہ۔ کہ آج کے لوگوں کے درمیاں یہ معاملہ بہت ہی مشکل اور منفرد ہے۔ اب یوسف پر غور کریں، بحیثیت ایک مرد، اُس کا شوہر تھا، دیکھیں، اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس عہد کو توڑ نہیں سکتے تھے۔

(67) اُس کنواری نے، ضرور اُس مرد کو بتایا ہوگا۔ وہ جوان کنواری، خوبصورت، نوجوان حسین یہودی تھی، اور وہ..... ہم سب یہاں بالغ بیٹھے ہوئے ہیں، جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں۔ وہ ماں بننے

والی تھی۔ اور یوسف اُسکے ساتھ جا رہا تھا، اس پر غور کریں، کوئی شک نہیں، یوسف کی اُس کے ساتھ مگنی ہونے کے بعد، اُسے معلوم ہوا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔ اب، وہ راستباز آدمی تھا، بائبل کہتی ہے کہ وہ تھا۔ مریم نے اُسے اپنی بے گناہی کے بارے میں بتایا۔ میں اُس پیاری، خاتون کو سن سکتا ہوں، اُس نے کہا ہوگا، ”یوسف، میرے پیارے دوست، میرے پیارے شوہر، میں اس معاملے میں بے گناہ ہوں۔“ اور اُس نے اُس ملاقات کا اُس سے ذکر کیا ہوگا، جب اُسکی ملاقات مقرب فرشتے سے ہوئی تھی، اور وہ مقرب فرشتہ، جبرائیل اُسکے پاس آیا تھا، اور اُس کی ملاقات ان عظیم نشانوں کیساتھ ہوئی تھی اور اُسے اس بارے میں بتایا، کہ کیا ہونے والا ہے۔

(68) اور پھر ہم اُسے دیکھتے ہیں، وہ اُس ملاقات کے بعد، اور فرشتہ کے پیغام کے بعد وہ بہت خوش ہوئی، اور وہ یہودیہ کے پہاڑی ملک میں چلی گئی؛ وہ ناصرتہ سے، جہاں کی وہ رہنے والی تھی، وہ ناصرتہ کی شہری تھی، اور وہ، چھوٹا سا شہر تھا۔

(69) اور جب وہ وہاں پہنچی، تو اُسکی رشتے دار لیشیع کے (چھ ماہ تھے) ماں بننے والی تھی، جو کہ بانجھ تھی۔

(70) اُسکا شوہر، زکریا، ہیکل میں ایک کاہن تھا۔ اور ایک دن جب وہ قربانی پیش کر رہا تھا، بلکہ، خوشبو جلا رہا تھا، اور لوگوں کی ساری جماعت باہر دُعا کر رہی تھی۔ جبرائیل، خداوند کا فرشتہ؛ اب دیکھیں، نہ تو اُسے دیکھا گیا تھا، اور نہ ہی کوئی ایسی مافوق الفطرت چیز، سالوں سال سے، بلکہ سینکڑوں سالوں سے دیکھنے میں آئی تھی۔ لیکن یہاں وہ فرشتہ مذبح کی دُئی طرف کھڑا ہوا، اور اُسے بتایا کہ اُسکی بیوی حاملہ ہوگی اور بچے کو جنم دے گی، اور اُس کا نام ”یوحنا ہوگا۔“ اور ہم سب اس کہانی کو جانتے ہیں۔

(71) اور پھر جب جبرائیل، چھ ماہ بعد، مریم کے پاس ناصرتہ میں آیا، تو اُسے اُس کی رشتہ دار، لیشیع کے بارے میں بتایا۔ اور پھر فوراً، مریم اپنے دل میں اس عظیم راز کو لے، جو کہ آئیوا لا تھا، اُس پہاڑی ملک میں جانے کی جلدی کی تاکہ اپنی رشتہ دار سے ملے۔

(72) اور لیشیع نے اپنے آپ کو چھپائے رکھا، کیونکہ وہ اس حالت میں مردوں کے سامنے نہیں

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

آنا چاہتی تھی، اور اُس نے اپنے آپ کو چھ ماہ سے چھپایا ہوا تھا۔ اب، میری سمجھ کے مطابق یہ حوالہ اس طرح ہے، کہ وہ پریشان تھی، کیونکہ اُس وقت تک بچے میں جان نہیں تھی۔ اور ایک بچے کیلئے یہ بات مناسب نہیں، کہ وہ تین، یا چار ماہ میں، حرکت نہ کرے۔ لیکن اُسے چھ ماہ ہو چکے تھے، اور بچے نے ابھی تک کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ لیکن جب الیشع اور مریم کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی، تو وہ، بلاشبہ، وہ دونوں گلے لگ گئیں، ایک دوسرے سے لپٹ گئیں، جیسے رشتے دار کرتے ہیں، اور۔ اور ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور آئیں بس دیکھتے ہیں کہ انہوں نے کیا کہا۔ میں الیشع کو مریم سے یہ کہتے ہوئے سن سکتا ہوں، ”اوہ، پیاری، تم بہت حسین لگ رہی ہو۔“

اور مریم نے کہا، ”تم جانتی ہو، میں جانتی ہوں کہ تم ماں بننے والی ہو۔“

(73) ”ہاں، لیکن اس بات نے مجھے تھوڑا سا پریشان کر دیا ہے، اور چھ ماہ ہو چکے ہیں اور بچے نے ابھی تک کوئی حرکت نہیں کی ہے۔“

(74) ”اوہ، لیکن میرے پاس تمہیں بتانے کیلئے کچھ ہے، میں اسے مزید دبا کر نہیں رکھ سکتی!“

(75) آپ جانتے ہیں، جب آپ خدا کے رابطے میں آجاتے ہیں تو کچھ ہوتا ہے، تو پھر آپ اس کے بارے خاموش نہیں رہ سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس اصل، حقیقی تبدیلی ہے، تو آپ کو اسکے متعلق ضرور کچھ کہنا ہے، کہ یہ ہے۔ مجھے پرواہ نہیں آپ کہاں ہیں، آپ کو کہیں بھی اس کا اظہار کرنا ہے۔

(76) اور میں اُسے بھی یہ کہتے سن سکتا ہوں، ”تم جانتی ہو، میرے پاس بھی تمہیں کچھ بتانے کیلئے

ہے۔ میں بھی، ایک بچے کو جنم دینے والی ہوں!“

(77) ”اوہ،“ الیشع نے کہا، ”میرا خیال ہے کہ..... جب تمہاری شادی طے ہوگئی تھی، اور تم اور

یوسف شادی کر رہے تھے، تو تم نے ہمیں اپنی شادی میں کیوں نہیں بلایا؟ میں جانتی تھی کہ تمہاری منگنی ہو چکی ہے، لیکن تم نے مجھے اپنی شادی میں کیوں نہیں بلایا؟“

”اوہ، ہماری شادی ابھی تک نہیں ہوئی۔“

”اور تم تو بچے کو جنم دینے والی ہو؟“

”ہاں!“

”خیر، مریم، مجھے۔ مجھے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔“

(78) ”تمہیں معلوم ہے، خُداوند کا فرشتہ، جبرائیل مجھ پر ظاہر ہوا تھا۔ وہی تھا جس نے مجھے بتایا تھا کہ تجھ پر فضل ہوا ہے۔ وہی تھا جس نے مجھے ایسا بتایا تھا۔ اور اُس نے کہا کہ رُوح القدس مجھ پر سایہ کرے گا؛ اور وہ پاک ہستی مجھ سے جنم لے گی، اور وہ خُدا کا بیٹا ہوگا۔ اور میں اُس کا نام ”یسوع رکھوں گی،“ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے نجات دے گا۔“

(79) اور پہلی مرتبہ یہ عظیم نام انسانی لبوں سے بولا گیا تھا؛ چھوٹا یوحنا، جو اپنی ماں کے پیٹ میں مُردہ سا تھا، خوشی سے اُچھل پڑا، اور رُوح القدس سے بھر گیا، وہ اپنی ماں کے پیٹ میں مُردہ تھا۔ اگر۔ اگر یسوع مسیح کا نام لینے میں اتنی طاقت ہے کہ ماں کے پیٹ میں مُردہ بچہ زندہ ہو سکتا ہے، تو پھر کلیسیا کیساتھ کیا ہونا چاہیے جو اُسکے لوگ ہیں، اور اُسکے رُوح سے پیدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟ جبکہ الیشیع بہت گھبرائی ہوئی تھی، اور جب اُس نے مریم کی طرف دیکھا، اُس نے کہا، ”میرے خُداوند کی ماں، میرے خُداوند کی ماں میرے پاس آئی ہے؟ جیسے ہی تیرے سلام کی آواز میرے کانوں میں پہنچی، تو میرا بچہ پیٹ میں، خوشی سے اُچھل پڑا۔“ یوحنا اپنی ماں کے پیٹ سے، یسوع مسیح کے نام میں، رُوح القدس سے بھرا ہوا، پیدا ہوا تھا! یہ کس قسم کا بچہ تھا؟

اس میں کوئی شک نہیں اُس نے یہ یوسف سے بیان کیا ہوگا۔

(80) اب دیکھیں، یوسف نے، ایک راستباز آدمی ہوتے ہوئے، تعجب کیا، ”تمہیں معلوم ہے، اب میں جانتا ہوں اگر وہ زنا کاری میں پھنس چکی ہے، تو پھر سب سے پہلی چیز جو اُسکے ساتھ ہونی چاہیے، اُسے سنگسار کیا جائے۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی.....“

(81) وہ اس طرح کی زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ بائبل ایسا کہتی ہے، ”اگر کوئی کنواری لڑکی کسی شخص سے منسوب ہو گئی ہو، اور کوئی دوسرا آدمی اُسے، شہر میں پا کر صحبت کرے، اور اگر وہ نہ چلائے، تو دونوں کو سنگسار کر دیا جائے، تاکہ وہ مرجائیں۔ لیکن اگر وہ شہر میں ہے، یا میدان میں ہے، اور وہ چلائی ہے اور اُسکی کوئی نہیں سنتا، تو پھر مرد کو مار دیا جائے، اور اُسے زندہ رہنے دیا جائے۔“ اب دیکھیں یہ، اسکی سزا ہے، جو استثنائاً 22 میں ہے، جو میں نے آپ کو تھوڑی دیر پہلے پڑھنے کو کہا تھا۔

(82) اب غور کریں، اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماں بننے والی تھی، لیکن شادی نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ، یوسف کو، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مریم کوشش کر رہی ہے کہ اُسے ایسے لے تاکہ طرز اور مذاق کرنے والوں کے سامنے اُسکی ڈھال بن سکے، دیکھیں، یوسف اُسکی ڈھال بننا چاہتا تھا؛ آگے بڑھنا اور اُس سے شادی کرنا چاہتا تھا، بحر حال، اُسکی ڈھال بننا چاہتا تھا، لیکن خاندانی رشتوں کی وجہ سے۔ سے اُسکا شوہر بننا نہیں چاہتا تھا، لیکن یہ ہونا تھا..... اُسے اُس کیلئے ایک۔ ایک ڈھال بننا تھا۔

(83) وہ اُس پر بھروسہ کرنا چاہتا تھا، میں۔ میں اس پر یقین رکھتا ہوں۔ وہ اُسکا یقین کرنا چاہتا تھا، لیکن اُسکی کہانی بڑی غیر معمولی تھی۔ اُس ایماندار کیلئے، یہ بہت مشکل تھا، کہ اُس کا یقین کرتا۔

(84) اور دوستو، مجھے معاف کرنا۔ اور آج بھی بالکل ایسا ہی ہے! رُوحُ الْقُدُس کی قوت کی کہانی آج بھی اس زمین پر، کلیسیا میں، تنظیم اور تنظیمی ذہن کیلئے بہت غیر معمولی ہے؛ جب تک کہ وہ اس پر یقین نہ کر لیں، اور یہ بڑی غیر معمولی ہے، لیکن یہ بہت لا جواب ہے۔ اور یہ سچائی ہے! بائبل کہتی ہے اسی طرح ہوگا، اور یہاں ایسا ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ عقیدوں میں بند چکے ہیں، یقیناً وہ اس کا یقین کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ اسقدر غیر معمولی ہے کہ وہ مشکل سے بھی یہ نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ۔ وہ۔ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرنا ہے۔ وہ۔ وہ خطرناک صورت حال میں ہیں جیسے کہ یوسف تھا۔

(85) بائبل کہتی ہے، ”جب وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا،“ دیکھیں، وہ ایک اچھا آدمی تھا، اور وہ شادی کر کے اپنا نام خراب کرنا نہیں چاہتا تھا؛ اور وہ جانتا تھا، اگر وہ عورت اس طرح کی ہے، تو وہ اُس سے شادی نہیں کر سکتا، وہ کسی دوسرے مرد کے وسیلے ماں بننے والی تھی۔ ”اور پھر بھی،“ وہ کہتا ہے، ”وہ بے گناہ، خاتون ہے، اُسکی زندگی کنول کے پھول کی مانند خالص ہے، اور میں اُس پر یقین کرنا چاہتا ہوں، لیکن میں۔ میں نہیں جانتا کیا کروں۔“

(86) ”جب وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا، تو اُس نے چپکے سے اُسکو چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ اُس نے کہا، میں اس کے متعلق کسی بڑی پریشانی کا باعث نہیں بنوں گا۔“ اب یاد رکھیں، اُس نے ابھی تک عہد نہیں کیا تھا، لیکن اُسکی ممکن ہو چکی تھی۔ لیکن اُس نے چپکے سے اُسے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ ”اور جب وہ ان باتوں کو سوچ رہا تھا، کہ اُسکو چپکے سے چھوڑ دے،“ دیکھیں، یہ اُسکی سمجھ کے

مطابق سب سے بہترین حل تھا۔ دیکھیں، وہ ایک راستباز آدمی، اور نیک آدمی تھا۔
(87) بھائی، بہنوں، مجھے یہ کہنے دیں۔ اگر آپ راستباز ہیں، اگر آپ اپنے دل سے مخلص ہیں، تو پھر خُدا پابند ہے کہ آپ پر اُس بات کو آشکارا کرے۔

(88) یوسف، جو اُسکا شوہر تھا، اور ایک راستباز آدمی تھا، اُس نے ان باتوں پر غور کیا تھا۔ یہ بہت غیر معمولی بات تھی، اور جیسا میں نے کہا، اُس۔ اُس کیلئے یہ سمجھنا مشکل تھا۔ ”یہ باتیں کیسے ہو سکتی ہیں؟“ لیکن وہ، اِس میں کوئی شک نہیں، وہ بیٹھ گیا، اُس نے اِس متعلق دُعا کی، اور کلام کا مطالعہ کیا۔ ”یہ باتیں کیسے ہو سکتی ہیں؟“ جب وہ مطالعہ کر رہا تھا، تو خُداوند کا فرشتہ اُس پر، خواب میں ظاہر ہوا۔ وہ نبی نہیں تھا۔ اور اُن دنوں میں زمین پر کوئی نبی نہیں تھا، کوئی نہیں تھا جو اُسکے پاس خُداوند یوں فرماتا ہے کہ ساتھ آتا، اسیلئے خُداوند نے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خواب کے ذریعے، ایک آدمی کو، خُدا نے اپنے بیٹے کی پرورش کیلئے چنا؛ اور اُسے مصر میں بھیج دیا، اور اُسے وہاں سے واپس بلا لیا؛ اور اُسے، مجوسیوں سے چھپایا، بلکہ مجوسی دوسرے راستے سے چلے گئے۔ اُس وقت زمین پر کوئی نبی نہیں تھا، اسلئے اُس نے دوسرا راستہ اختیار کیا، جو کہ خواب تھا۔ لیکن وہاں دوسرے لوگ بھی تھے جو بطورِ غیب بین پیدا نہیں ہوئے تھے، لیکن وہ اچھے لوگ تھے، اور، جب اُنہوں نے یہ کیا، تو خُدا نے اُن سے اُنکی نیم شعوری حالت میں ملاقات کی، اور اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

(89) اگر آپ اپنے آپ کو خُدا کے حوالے کر دیں، تو خُدا کے پاس بہت سے راستے ہیں جنکے وسیلہ وہ خود کو آپ پر آشکارا کر سکتا ہے۔ سمجھے؟ ہو سکتا ہے، شاید آپ نبی نہ ہوں، شاید آپ کوئی اُستاد بھی نہ ہوں، ہو سکتا ہے کہ آپ کوئی سنڈے سکول ٹیچر بھی نہ ہوں، شاید آپ کوئی مناد بھی نہ ہوں، لیکن آپ دیکھیں، بہت سے راستے ہیں جنکے وسیلہ خُدا خود کو آپ پر آشکارا کر سکتا ہے۔ آیا کہ وہ خواب ہو سکتے ہیں، یا کوئی دوسرا راستہ بھی ہو سکتا ہے، فقط آپ اپنے آپ کو اُسکے حوالے کر دیں جیسے یوسف نے کیا تھا۔

(90) بلاشبہ اُس نے کہا، ”اے عظیم یہوواہ، خُدا، میں۔ میں داؤد کی نسل سے ہوں۔ اور میں۔ میں راستباز آدمی ہوں؛ میں اُمید کرتا ہوں کہ میں ہوں، میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے کہا ہے

وہ سچ ہے۔ اور میری عزیز، پیاری یہاں، میرے پاس موجود ہے، جس کیساتھ میری منگنی ہو چکی ہے۔ میں نے، اُسکو چھوڑنے کا ارادہ کیا ہے، اور میں۔ میں بدکاری کا مرتکب ہوں۔ اور وہ ماں بننے والی ہے، اور میں اُسے بطور بیوی نہیں جانتا۔ خُداوند، یہ کیا باتیں ہیں؟“

(91) دیکھیں، وہ نبی نہیں تھا، اور وہ اُس سے اس طرح بات نہیں کر سکتا تھا۔ اسلئے اُس نے۔ اُس نے اُسے سونے دیا، اور خُدا کا فرشتہ اُسکے پاس، خواب میں بھیجا۔ آمین۔ خُداوند کا فرشتہ اُسکے پاس، خواب میں آیا، اور اُسکو چھوا، اور کہا، ”اے یوسف، ابن داؤد، اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر، کیونکہ جو اُسکے پیٹ میں ہے وہ رُوح القدس کی قدرت سے ہے۔“ یہاں ہیں آپ، ”جو اُس کے پیٹ میں ہے، وہ کسی آدمی سے نہیں، بلکہ رُوح القدس سے ہے۔ عورت نے سچ کہا تھا۔ یہ غیر معمولی کہانی ہے، یہ غیر معمولی چیز واقعی ہوئی ہے، یوسف، جس بات نے تجھے پورا توڑ کر رکھ دیا ہے، وہ بات رُوح القدس کے وسیلے ہوئی ہے۔“

(92) اوہ، وہی خُدا آج رات یہاں موجود ہے! آپ شاید ابھی بھی نیم شعوری کی حالت میں ہیں۔ اور آپ ہیں..... مسیحی لوگوں، اگر کوئی چیز آپکو غیر معمولی لگ رہی ہو، تو آپ اُسے دیکھیں، اگر وہ کلام کیساتھ پورے طور سے ٹھیک ہے، تو پھر خدا غیر معمولی چیزیں کئی طریقوں سے آشکارا کر سکتا ہے۔ (93) پس اُس نے یوسف سے کہا، ”اے ابن داؤد، تو اپنی بیوی کو، اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر۔“ یاد رکھیں، وہ اُسکی بیوی تھی۔ ”اپنی بیوی مریم، کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر، کیونکہ جو اُسکے پیٹ میں ہے وہ رُوح القدس کی قدرت سے ہے۔“

(94) اب، پھر خُدا نے اپنے فرشتہ کو بھیجا، اور اُس پر آشکارا کیا، اُسکے خواب کا مکاشفہ یوسف کے پاس آیا، وہ جان گیا، اس میں اب کوئی بھید نہیں رہا۔ فرشتہ اُس کے پاس خواب میں آیا۔ اُس نے اپنے خواب میں فرشتہ کو دیکھا۔

(95) اب، ایک نبی، یا غیب بین، سوتا نہیں ہے، بلکہ وہ فرشتے کو سامنے کھڑا ہوا دیکھتا ہے۔ جبکہ دوسرا آدمی نیند میں جاتا ہے، اور پھر وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

(96) اور فرشتہ نے کہا، ”اب، یوسف، اس میں کوئی پہیلی نہیں ہے، یہاں کوئی بھی نہیں ہے جو

تیرے لیے اسکی ترجمانی کرے۔ اس لیے، میں تجھے اسکے متعلق بتاؤنگا۔ میں اسکو تیرے سامنے حقیقت بناؤں گا، کیونکہ یہاں کوئی بھی نہیں ہے جو اسکو حقیقت بنا سکے۔ اب مریم، اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر، کیونکہ جو اُسکے پیٹ میں ہے وہ رُوحُ القدُس کی قدرت سے ہے۔“

(97) پھر جب یوسف اپنی نیند سے جاگ اُٹھا، اوہ، تو کس طرح اُسکا دل نو مولود ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اُس بھید نے اُسکو پریشان کر دیا تھا، اُس چیز پر وہ ایمان رکھنا چاہتا تھا، پھر اسکے بعد اُس نے اُس پر یقین کرنے کی ہمت کی، لیکن یہ واقعہ بہت غیر معمولی تھا، تو بھی اُسے خواب کے ذریعے بتادیا گیا۔ اور نیا ایمان اُسکی زندگی میں پروان چڑھ گیا۔ اوہ، میرے خُدا! اُس کو خُدا پر اعتماد تھا۔ پھر، اُس کو اپنی بیوی پر یقین تھا؛ دونوں پر یقین تھا، اور اپنی بیوی کیلئے محبت تھی، اور اُس نے صرف اُسی سے محبت کی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔ مزید کوئی سوال نہ رہا، اسکے متعلق کوئی اور سوال نہ رہا۔ وہ جان گیا کہ وہ خُداوند کا فرشتہ تھا۔ وہ جان گیا کہ جو سوال اُسکے ذہن میں چل رہا تھا وہ خُداوند نے اُس پر ظاہر کر دیا ہے، اسلئے سارے سوال ختم ہو چکے تھے۔

(98) اور جب خُدا، کسی بھی طرح سے کچھ کرنے کی خواہش کرتا ہے، تو پھر وہ اُس سوال کو جو آپکے ذہن میں ہوتا ہے ظاہر کر دیتا ہے، پھر کوئی شک نہیں رہتا، اور اُسکے متعلق مزید کوئی سوال نہیں رہتا۔ یہ ایک مکاشفہ ہے۔

(99) جب آپ کلام میں کچھ دیکھتے ہیں، تو آپ کہتے ہیں، ”بھئی، اب، میں ایمان رکھتا ہوں کہ یہ صرف رسولوں کیلئے تھا۔ میں ایمان رکھتا ہوں یسوع نے بھی گزرے دنوں میں ایسا کیا تھا۔“ (100) لیکن بائبل کہتی ہے، ”وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، بالکل وہی یسوع ہے۔“ پھر اگر آپ کو کوئی سوال لگتا ہے، اور آپ اس پر غور کرتے ہیں، اور آپ اسکو حل نہیں کر پاتے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ کچھ واقعہ ہوتا ہے، اور آپ اسکے متعلق حیرت زدہ ہو جاتے ہیں؛ تو پھر خُداوند کا فرشتہ، کسی بھی طریقے سے، اگر آپ سنجیدہ ہیں، تو آپ پر یہ ظاہر کریگا۔ اور پھر مزید کوئی سوال نہیں رہیگا، کیونکہ یہ سچائی ہے۔ اوہ! تو پھر آپ چیخ و پکار کرتے ہیں، ”اوہ، میں بہت شکر گزار ہوں!“

(101) میں تصور کر سکتا ہوں کہ یوسف کو کیسا محسوس ہوا ہوگا، جب یہ سب کچھ ہوا تھا..... اور پھر

بھید کھل گیا۔ پھر، جب یہ سب کچھ عیاں ہو گیا، تو وہ شادمان ہو گیا، اور وہ خوش تھا۔ اب ہم دیکھتے ہیں، فوراً، اس کے بعد اُس نے شادی کر لی۔ اوہ، پھر مزید اُس کے پاس کوئی سوال نہ رہا۔ وہ اپنی بیوی، مریم کو اپنے پاس لے گیا؛ اور اُسے بطور بیوی، نہ جانا، جب تک وہ بچہ پیدا نہ ہو گیا۔ وہ اس کے متعلق خوش تھا! وہ مریم کی ڈھال بن کر بہت خوش تھا۔ وہ اُس کی رسوائی برداشت کرنے کیلئے خوش تھا۔

(102) جب کسی آدمی پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یسوع مسیح کل، آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے؛ تو پھر کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کتنے عقیدے اُسے واپس لیکر جانے کی کوشش کرتے ہیں، آپ ڈھال بن کر خوش ہوتے ہیں۔ آپ کو ڈھال بن کر خوشی ملتی ہے۔ اُن کو کچھ بھی کہنے دیں، آپ کو جلتے تیروں کو بھجانے کیلئے ایک بڑی ڈھال مل جاتی ہے۔

(103) مجھے اُمید ہے کہ میں لوگوں کیلئے زیادہ اونچی نہیں بول رہا۔ لوگوں کو، یہ سننے دیں، اُن کو ایسا کرنے دیں۔ غور کریں۔ جی ہاں، جناب۔

(104) آپ کو ڈھال بن کر خوشی ہونی چاہیے۔ آپ ایک ڈور میٹ ہیں، جو کچھ بننا چاہتے ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا؛ یہ آپ پر خُداوند کی طرف سے آشکارا ہوتا ہے۔ اور خُداوند اپنے کلام سے آپ کو یہ دکھاتا ہے، کہ یہ سچائی ہے؛ اور پھر آپ کیلئے اسکی تصدیق ہو جاتی ہے، تاکہ اسے دوبارہ زندہ کرے۔ آپ کہتے ہیں، ”یہ یہاں ہے! میرے خُدا یا، کچھ بھی نہیں ہوگا۔“

(105) کسی شخص کے پاس انجیل کی منادی کرنے کا اختیار نہیں ہوتا جب تک وہ خدا کے روبرو نہ آجائے۔ یہ درست ہے۔ کسی شخص کو پلپٹ پر نہیں آنا چاہیے جب تک اُسے رُوح القدس کا ہتھمہ نہ مل جائے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا، ”جب تک عالم بالا سے تمہیں قوت کا لباس نہ مل جائے یروشلیم شہر میں ٹھہرے رہنا، اور منادی نہ کرنا۔“ دیکھیں جب رُوح القدس آیا تو اُس نے کیا کیا۔ دیکھیں رُوح القدس خُدا ہے۔

(106) رُوح القدس یسوع مسیح کا باپ ہے۔ متی، دوسرے باب کی بیسویں آیت میں، یوں لکھا ہے، ”جب اُسکی ماں، مریم کی، مٹگنی یوسف کیساتھ ہو گئی، تو وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔“ رُوح القدس یسوع مسیح کا باپ ہے۔

(107) اور جب رُوح القدس آتا ہے تو وہ کلام ظاہر کرتا ہے، اور اس کو بالکل ٹھیک زندہ کر دیتا ہے، تو پھر آپ پر ایک مکاشفہ، ظاہر کر دیا جاتا ہے، پھر آپ اسے دیکھتے ہیں، کہ اسکا وعدہ اس وقت کیلئے کیا گیا ہے۔

(108) یوسف نے دیکھا، یہ یسعیاہ کی پیشینگوئی پوری ہوئی ہے۔ یسعیاہ 9، ”اسیلئے ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا، اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور اُسکا نام، عجیب مشیر، خدائے قادر، ابدیت کا باپ، اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ اور اُسکی بادشاہت کا آخر نہ ہوگا۔“ وہ جان گیا کہ وہ کون ہوگا، کیونکہ اُس نے۔ اُس نے ساری بات کو جان لیا تھا جب خداوند کے فرشتے نے اُسکو یہ سب کچھ بتایا تھا، کہ ”جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ رُوح القدس کی قدرت سے ہے۔“ ”ایک کنوری حاملہ ہوگی اور بچہ جنے گی۔“ اب، یہ ایک عظیم بھید تھا، یہ ایک عظیم نشان تھا جو خدا نے ساری دُنیا کو دیا، اور یہ ایک عظیم نشان اُسکا بیٹا تھا۔

(109) اب دیکھیں، اب ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، اور نہ ایسا کرنے کی کوشش کروں گا۔ دھیان دیں اب ہم یہ دیکھتے ہیں، اور آگے بڑھتے ہیں، جب یسوع..... اب میں سوچتا ہوں کہ..... چھوٹے بچے، سمجھ نہیں پائیں گے، لیکن میں یہاں کچھ ایسا کہنے جا رہا ہوں کہ بالغ لوگ سمجھ جائیں گے.....

(110) جب مسیح یسوع مریم کے میں صورت پکڑ رہا تھا، تو یہی وقت تھا جب ظلم و ستم برپا ہوا۔ یہ سچ ہے۔ یہ سچ ہے۔ یہی وقت تھا جب اُسکی پریشانیوں کا آغاز ہوا۔

(111) اور آج آپ میں بھی بالکل وہی چیز ہے۔ گلتیوں 1، یا گلتیوں 19:4، میں لکھا ہے، ”جب مسیح (جو جلال کی امید ہے) صورت پکڑتا ہے، بلکہ جب آپ میں صورت پکڑتا ہے۔“ جب مسیح آپ میں تشکیل پاتا ہے، تو آپ مرجاتے ہیں اور مسیح زندگی بنکر آ جاتا ہے۔ تو دیکھیں پھر ظلم و ستم برپا ہوتا ہے، دیکھیں پھر چاروں طرف پریشانیاں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں، یقیناً، جب مسیح آپ میں تشکیل پا رہا ہوتا ہے، تو شیطان طیش میں آ جاتا ہے۔

(112) اور جب مسیح مریم میں تشکیل پا رہا تھا، تو فوراً بادشاہ کا حکم آ گیا، ”سب لوگ!“ جس میں

وہ بھی شامل تھی..... اور جب مسیح پورے بچے کی صورت اختیار کر چکا، اور پیدا ہونے والا تھا، تو اُس وقت بڑی مصیبت برپا ہو گئی۔

(113) اب بچہ۔ بچہ کافی دیر سے، اُسکے پیٹ میں، تشکیل پا رہا تھا۔ لیکن یہ آخری ایام تھے، اور تکمیل تھی، تاکہ الوہیت کی معموری، اور مسیح کی معموری، اُس کے اپنے لوگوں میں ظاہر ہو۔ اُس نے ایسا کہا تھا، اُس نے اپنے کلام میں یہ وعدہ کیا تھا۔ اور آپ دیکھیں، اُس معموری سے، غیر معمولی چیزیں رونما ہونا شروع ہو گئیں، جسکا اُس نے وعدہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری بڑی سماجی زندگیاں اور اس طرح کی چیزیں اسے سمجھ نہیں پاتی ہیں، یہ اُن کیلئے حماقت ہے۔ اب دیکھیں، غور کریں، وہ کونسل آف چرچز کو تشکیل دے رہے ہیں۔ بالکل یہی وقت ہے جبکہ کلیسیا اپنے قدموں پر کھڑی ہونا شروع ہو گئی ہے، جہاں مافوق الفطرت کام شروع ہو گئے ہیں، اب وہ سارے ایک گروہ میں چلے گئے ہیں، اور اب وہ اس خدمت کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے تب کیا تھا۔

(114) جیسا میں نے پچھلے ہفتے ہینکس میں کہا تھا، کہ فلسٹیوں کے گرد بیت لحم میں گھیرا تنگ کیا گیا، تاکہ لوگ آنے کے قابل نہ ہو پائیں، اور وہ فقط کونسل آف چرچز کے ذریعے آئیں۔ اوہ، یہ اُنہیں ٹھہرے ہوئے پانی کے حوض کی جانب لے جائیں گے؛ نہ کہ بیت لحم کے تازہ پانیوں کی جانب، یقیناً ایسا نہیں کریں گے۔ اب ہم غور کرتے ہیں۔

(115) پھر، جب بادشاہ نے اپنا حکم جاری کیا، تو بالکل وہی وقت تھا جب مسیح تشکیل پا رہا تھا۔ اب آئیں اُنہیں ایک لمحے کیلئے لیتے ہیں، آئیں اُنہیں دیکھتے ہیں، اس سے پہلے کہ ہم اسکو ختم کریں اُن کے بارے میں تھوڑی سی بات کرتے ہیں۔

میں یوسف کو یہ کہتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں، ”مریم، پیاری، وہ ظالم بادشاہ ہے!“

(116) لیکن اُس نے کہا، ”سنو، پیارے۔ یاد ہے، مجھے رُوح القدس نے یہ بتایا تھا کہ اُسکا نام ”یسوع رکھنا“، اور وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے نجات دیگا، اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے۔ اب، یوسف کہتا ہے، پیاری، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے، اور بادشاہ نے کیا کہا ہے، میں اس قابل ہوں۔ میں ایک گدھے کا انتظام کرتا ہوں۔ وہ علاقہ ان پتھریلی پہاڑیوں کے

کے پارکئی میل دور ہے، اور وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر ہمیں تھوڑی مدد کی ضرورت پڑی، تو ہمارے ساتھ سفر میں اور بھی بہت سے لوگ ہونگے، کیونکہ ہم واحد کنبہ نہیں ہیں۔ وہاں بہت سے لوگ ہیں جو بالکل ہماری جیسی حالت سے گزر رہے ہیں، اسلئے سفر پر دوسرے لوگ بھی ہیں۔ اور ہم بھی باقی بھڑکے ساتھ جاسکتے ہیں جیسے وہ اُس پہاڑ سے گزر کر، کر۔ کر بیت لحم جائینگے۔“ کیونکہ، ناصراً سے، انہیں پہاڑ سے گزر کر آنا تھا۔

(117) اب ہم دیکھتے ہیں کہ اُسے ایک گدھا مل گیا، اور۔ اور اُس دن اُسے کچھ زیادہ بھوسا اور جنوں کھانے کیلئے دیا گیا، کیونکہ وہ خاتون کافی وزنی تھی۔ اور یوسف نے اُسے اُس گدھے پر بٹھایا، اور ایک پانی کی مشک اور کچھ روٹیاں لے لیں؛ اور اُس گدھے کو لیا، اور اپنی چھڑی ہاتھ میں پکڑ لی۔

(118) اور پھر وہ اپنے راستے پر گامزن ہو گئے، وہاں، وہ چھوٹا گدھا ڈمگارا رہا تھا اور گر رہا تھا۔ اوہ! دیکھیں وہ چھوٹا سا جانور کیا لیکر جا رہا تھا! اُسکے بوجھ کو دیکھیں، یہ کیا تھا! وہ مسیح کو اُسکی جائے پیدائش کی جانب لیکر جا رہا تھا۔ اور یہاں، یہ خاتون اُسکے اوپر بیٹھی ہوئی، درد میں مبتلا تھی، تاکہ جنم دے، اور اُس گدھے کی گردن کے بالوں کو پکڑے ہوئے تھی، اور وہ راستے میں جاتے ہوئے یوسف سے باتیں کر رہی تھی۔

(119) میں انہیں دیکھ سکتا ہوں، دن بھر، وہ رکتے رہے اور وہ اُسے آرام کراتا رہا، اور کہتا رہا، ”پیاری، کیا۔ کیا تم بہت تھک گئی ہو؟“

(120) ”نہیں، پیارے، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اچھا، کیا تم تھوڑا اور سفر کر سکتی ہو؟“

”نہیں، پیارے، تم وہاں بیٹھ جاؤ۔“

(121) اور اُس نے اُسے گدھے سے اتارا، اور اُسے تھوڑی دیر آرام کرنے دیا، پھر اُسے پینے کے لیے پانی دیا، اور تھوڑی سی روٹی دی۔ اور اُسے واپس گدھے پر بٹھا دیا۔

(122) آخر کار، اندھیرا ہونا شروع ہو گیا۔ مسافر راستہ میں ساتھ ساتھ تھے، انہوں نے اور تیزی سے سفر کرنا شروع کر دیا، اور وہ آتے جاتے جارہے تھے۔ اور اُسے باقی لوگوں کی بدولت جو گھوڑوں

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

اور رتھوں پر سوار تھے دھول والی سانس لینی پڑ رہی تھی، جو وہاں سے گزر رہے تھے، اور وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ، اُسکی حالت کی وجہ سے، اُسکو بہت آرام سے سفر کرنا تھا۔ اُس ماں کو اس حالت میں وہاں بھیجنا کتنا ظلم ہے! لیکن اب اس چھوٹے سے ڈرامائی انداز میں، میں تصور کر سکتا ہوں، کہ وہ پہاڑی کے اوپر پہنچ گئے۔ بیت لحم..... کسی وادی کی طرح تھا، اور۔ اور اُس پہاڑی کی مغربی جانب تھا، بیت لحم کا۔ کا، وہ پہاڑ تھا جہاں چھوٹا سارا ستہ تھا۔

(123) جیسے میں ایک ڈرامائی انداز میں کہہ رہا ہوں، اب میں اُنہیں دیکھ سکتا ہوں۔ اندھیرا بڑھ چکا تھا۔ اور چلتے ہوئے، یوسف اپنی چھڑی سے محسوس کر رہا تھا، جبکہ وہ ہر مختصر راستے کو لے رہا تھا جو وہ لے سکتا تھا۔ اور وہاں راستہ خراب تھا، جہاں سے اُسے جانا تھا، خیر، اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ، دوسرا راستہ اختیار کیا تا کہ وقت کو بچائے، اور اُس دھول سے باہر نکلنے کی کوشش کرے۔ اور ستارے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔

(124) اور، کچھ دیر بعد، وہ پہاڑی کی چوٹی پر آ گئے۔ اور، دیکھیں، ایک بار پھر سے اُنہوں نے اُس شہر کو دیکھا جہاں وہ دونوں پیدا ہوئے تھے، وہ بیت لحم، روشنیوں کا شہر تھا۔ بہت سے لوگ وہاں تھے، سارے جگہیں بھیڑ سے بھری ہوئی تھیں، لوگ باہر، زمین پر سو رہے تھے، اور کچھ میدانوں میں تھے۔ اور دیکھیں اُس وقت، پہلا سوال اُسکے ذہن میں اُٹھا، یوسف کا ذہن رُک گیا۔ ”میں کیا کروں گا اگر مجھے جگہ نہ ملی، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بچہ آج رات پیدا ہو جائے۔ کیونکہ وہ پورا دن درد میں مبتلا تھی۔ دیکھیں، اب، کیا ہوگا اگر آج رات بچہ پیدا ہو گیا؟“

(125) جب وہ وہاں کھڑا وادی کو دیکھ رہا تھا، اور سوچ رہا تھا، تو اُسکی آنکھوں نے دوسری جانب دیکھنا شروع کر دیا، اور اُس نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ آپ جانتے ہیں، اکثر یہ مصیبت کی گھڑی میں ہوتا ہے، جب مافوق الفطرت چیزیں رونما ہوتی ہیں۔ اُس نے دوسری جانب دیکھا اور ایک ستارے کو دیکھا۔ اُسے یاد نہیں تھا کہ آج تک اُس نے اتنے بڑے ستارے کو پہلے کبھی دیکھا تھا۔ یہ بہت نیچے نظر آ رہا تھا، اور یہ ٹھیک بیت لحم پر منڈلا رہا تھا۔ اُس نے اوپر دیکھا، اور وہ مڑا، اور اس کے بعد اُس نے مریم کو پہاڑی کے ایک پتھر پر کچھ دیر آرام کرنے کے لیے بیٹھا دیا۔ وہ مڑا اور اُس نے

مریم سے کہا، ”پیاری، کیا تم نے غور کیا.....“ اور حتیٰ کہ وہ اپنے عکس کو اُسکی خوبصورت، کالی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا، جبکہ وہ وہاں بیٹھی ہوئی اُسے دیکھ کر، مسکرا رہی تھی۔ اور کہا، ”پیارے، کیا یہ عجیب سا نہیں ہے؟“

(126) اُس نے کہا، ”یوسف، پیارے، میں نے اُس کو تب ہی دیکھ لیا تھا جب سورج غروب ہوا تھا۔ میں اُس ستارے کو دیکھ رہی تھی۔ بحرِ حال یا کسی بھی طریقے سے، میں آج رات واقعی بہت عجیب محسوس کر رہی ہوں، کہ کچھ تو ہونے والا ہے۔“ خیر، آپ جانتے ہیں، یہ عام طور پر اسی طرح ہوتا ہے، آپ کو عجیب سا احساس ہوتا ہے۔

(127) اور اُس نے، اور یوسف نے اُس ستارے کو دیکھنا شروع کر دیا؛ اور، وہ گدھا آرام کر رہا تھا، اور سانس لے رہا تھا۔ اور اُنہوں نے اُس ستارے کو دیکھا۔ یہ اُس کیلئے کوئی عجیب سی کاروائی تھی۔ یہ باقی ستاروں کی طرح حرکت نہیں کر رہا تھا۔ حرکت کرتے ہوئے، ایسا لگتا تھا کہ وہ بے چین ہے۔ وہ کسی چیز کا انتظار کر رہا تھا، کسی چیز کو رونما ہوتے ہوئے دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اب آئیں ایک منٹ کیلئے، اپنے اس جوڑے کو یہاں، چٹان پر بیٹھے ہوئے چھوڑتے ہیں۔

(128) آئیں اپنے ذہنوں میں اسے رکھتے ہیں اور آگے چلتے ہیں، کئی سو میل دور، ٹھیک پورب میں، وہ مجوسی، وہاں پورب میں، یعنی انڈیا میں تھے۔ اُس رات، یہ اُنکی کوئی روایت تھی، وہ سب، جب ایک ستارہ..... جب سورج غروب ہو جاتا تھا، اور ستارے باہر نکل آتے تھے، تو وہ وہاں پہاڑ پر چلے جاتے تھے، وہ ایک مینار میں چلے جاتے تھے، جو ایک قسم سے مشاہدہ کرنے کی جگہ تھی۔ اور وہ وہاں اُوپر-اُوپر بندگی اور مطالعہ کرنے کے لیے چڑھ جاتے تھے۔ اور وہ ستاروں کے-کے ساتھ اپنا وقت گزارتے تھے۔ اور واقعات کا مطالعہ کرتے تھے، اور-اور وہ وہاں اُوپر جاتے اور-اور طاقتوں کے گرنے، اور قوموں، بلکہ اقوام کے اختتام کے متعلق، اور اسی طرح، ریاستوں کے بارے میں مطالعہ کرتے تھے۔ اور وہ کیسے، اس کے بارے میں سوچتے اور اسکے متعلق باتیں کرتے تھے۔ اور وہ اُن ستاروں کو، بلکہ اُن میں سے ہر ایک ستارے کے متعلق جانتے تھے۔ وہ اُنہیں یوں جانتے تھے جیسے ہم بائبل کے متعلق جانتے ہیں۔ اُنکی ہر حرکت کا، کچھ مطلب ہوتا تھا۔

(129) اور، بحر حال، آپ جانتے ہیں خُدا ہمیشہ اپنے کام کرنے سے پہلے اُنکا اعلان آسمان پر کرتا ہے اس سے پہلے کہ وہ اُسے زمین پر سرانجام دے۔ مناد حضرات اس بات کو جانتے ہیں۔

(130) وہاں وہ، اُن ستاروں کو دیکھ رہے تھے، کیونکہ وہ تبدیلی کو جانتے تھے، فوراً وہ اس بات کی تلاش کلامِ پاک سے کرتے تھے تاکہ جانیں کہ اصل بات کیا ہے۔ ”آپ کہتے ہیں، ’کلامِ پاک‘؟“ جی ہاں، مقدس کلام۔ وہ مجوسی تھے۔ لیکن وہ مسلمان تھے، جو محمد بننے کیلئے آئے۔ وہ واقعی پُرانے مادی فارسیوں میں سے تھے۔ یہیں سے محمد آئے ہیں۔ ہم سب یہ جانتے ہیں۔

(131) اور، سنیں، اُنکے پاس وہاں ایک اُستاد تھا۔ اور اگر آپ اسے پڑھنا چاہتے ہیں، تو یہ۔ دانی ایل 43:2 میں ہے۔ دانی ایل، نبی، وہ اُنکا اُستاد تھا جب وہ وہاں بابل میں تھے۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے۔ دانی ایل نبی اُنکا اُستاد تھا۔ اور اُس نے اُنکو خدا کی ہر بات سیکھائی تھی؛ کیونکہ وہ اُن پر اُستاد مقرر ہوا تھا۔ اور اُس نے انہیں بتایا تھا ”کسی دن پہاڑ سے پتھر کا ٹاٹا جائے گا“، آپ اس کو جانتے ہیں، ”اور وہ ہاتھ لگائے بغیر کاٹا جائیگا۔ اور وہ دُنیا کی غیر قوموں کی بادشاہیوں کو، دیکھیں، تمام سلطنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا، اور خود بڑھتا جائیگا اور زمین پر چھا جائے گا۔“

(132) اور، اب دیکھیں، وہ مجوسی، وہ بے دین نہیں تھے۔ نہیں، جناب۔ وہ دیندار تھے۔ وہ ایک حقیقی خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ ہم جانتے ہیں یہ سچائی ہے، بابل ایسا کہتی ہے۔ اور اگر آپ اسے پڑھنا چاہتے ہیں، تو اعمال 35:10 میں آپ پڑھ سکتے ہیں، جہاں یہ لکھا ہوا ہے ”خُدا کسی قوم کا طرفدار نہیں ہے، بلکہ ہر ایک جو اُس سے ڈرتا اور رستبازی کرتا ہے اُسے پسند آتا ہے۔“ اب دیکھیں، حتیٰ کہ، وہ بالکل سچائی کے مطابق نہیں تھے، لیکن وہ اُسی خدا پر ایمان رکھتے تھے جس پر ہم رکھتے ہیں۔ محمد اُسی خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس پر ہم رکھتے ہیں۔

(133) ایک بار، میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا، اور محمد مولوی کسی بڑی چیز کو پکڑے ہوئے تھا، اور اُس نے اُسکو بہت زور سے ٹن ٹن کی طرح بجایا، اور کہا، ”ایک سچا اور زندہ خُدا ہے، اور محمد اُس کا نبی ہے۔“ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایک ہی سچا اور زندہ خُدا ہے، اور یسوع اُسکا بیٹا ہے۔ سمجھے؟ اُس نے کہا، ”خُدا کا بیٹا ہونا یہ سمجھ سے باہر ہے۔“ اُسکا خیال تھا اسے ایک رُوح ہونا چاہیے تھا، آپ سمجھے، تو

اُس- اُس نے کہا، ”ایک سچا اور زندہ خدا ہے، اور محمد اُس کا نبی ہے۔“ وہ ابھی تک اُس ایک سچے خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اسمٰعیل کی اولاد ہیں۔

(134) اب ہم اُن پر غور کرتے ہیں کہ وہ کیسے تھے، اُن محمدؐ نے ان باتوں کا مطالعہ کیا تھا، اُس وقت وہ محمدؐ، مجوسی کہلاتے تھے، اور اُنہوں نے اُن ستاروں کو دیکھا۔ اُن لوگوں نے رات کو آگ جلائی، وہ ایک قسم کی مقدس آگ تھی۔ اور اُنہوں نے اپنے خدا سے، اُس مقدس آگ کے وسیلہ، جو رات میں جل رہی تھی ملاقات کی۔ اور اُنہوں نے اُسے دیکھا اور اُسکی بندگی کی۔ اور ہر رات وہ وہاں چڑھ جاتے تھے جیسے ہی سورج غروب ہو جاتا تھا، تو وہ ان چیزوں کا مطالعہ کرتے تھے۔ بالکل جیسے ہم کانفرنس پر اکٹھے ہو کر بائبل کا، لفظ بالفظ مطالعہ کرتے ہیں۔ اور وہ اُن ستاروں کی ہر حرکت سے واقف تھے۔

(135) اور ایک رات جب وہ وہاں، مطالعہ کر رہے تھے۔ اور کوئی حیرت نہیں کہ وہ اُنکے لیے چونکا دینے والی بات تھی جب ایک مہمان ستارا اُنکے درمیان نظر آیا، جو اجنبی تھا، اُنہوں نے اس سے پہلے اُس ستارے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ اُسکے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے، کوئی حیرت نہیں کہ وہ بہت چونک گئے تھے۔ میں تصور کر سکتا ہوں، کہ ساری رات وہ اُسے دیکھتے رہے ہونگے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اُنہیں اسکے متعلق کیا کرنا ہے۔ میرے خدا یا، وہ، ستارہ ایک اجنبی تھا۔ اُس بڑے جھرمٹ میں، اُنہوں نے وہاں ایک ستارے کو دیکھا، اور وہ ایک اجنبی تھا، ایک عجوبہ تھا۔ اُنہوں نے پہلے کبھی ایسا کچھ نہیں دیکھا تھا۔ تو، جلدی سے اُنہوں نے کلام پاک سے کھوج لگانا شروع کر دی تا کہ دیکھیں کہ یہ سب کیا معاملہ ہے۔ بلاشبہ، اُنہیں اپنی تحریر میں کچھ نہ مل سکا۔ مگر وہ واپس دانی ایل کی جانب گئے، اور پتہ لگایا، ”کہ ایک پتھر آ رہا ہے۔ یعقوب کا ستارہ طلوع ہوگا،“ تب وہ جان گئے کہ وہاں کچھ رونما ہونے والا ہے۔ اُن سب نے ضرور دُعا کی ہوگئی، اور اُس کے متعلق بات کرتے ہوئے، اکٹھے، سو گئے ہونگے۔ اور اُس رات اُنہوں نے ضرور خواب دیکھا ہوگا کہ بادشاہوں کا بادشاہ زمین پر پیدا ہوا ہے۔

(136) کیونکہ، ہمیں حالیہ اخبار تراشی میں، مجوسیوں کے متعلق بتایا گیا ہے، کہ جب وہ تین ستارے اکٹھے ہو کر ایک بن گئے تھے، تو مسیحائے مین پر پیدا ہوا تھا۔ اور یہ دراصل یہودی تھے، اور مطالعہ

کر رہے تھے، اور فلکیات میں اپنی تعلیم مکمل کر رہے تھے۔ اُس وقت جب-جب اُنہوں نے اُسے دیکھا، تو وہ جان گئے کہ یسوع کہیں پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ کہاں پیدا ہوا ہے، لیکن اُنھیں اس بارے میں معلوم کرنا تھا کہ کیا کریں، اور کیسے کریں، اور کون جائے گا۔ وہ سب، بلکہ ہر ایک وہاں جانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ، جیسے میں نے تھوڑی دیر پہلے بتایا تھا، کہ وہ تین گواہ لیتے تھے، جو گواہی دیتے تھے، تاکہ وہ واپس آ کر اُنھیں بتائیں کہ یہ سچ ہے۔ تو پھر اُنہوں نے کیا کیا؟ اُنہوں نے اپنا مال و متاع لیا، اُنہوں نے اپنے تحائف، اور سب کچھ لیا، تاکہ اُسکے پاس لیکر جائیں۔

(137) میں آج رات یہ سوچتا ہوں، بھائیو، اور بہنوں، ہم بعض اوقات، بلکہ ہم ہمیشہ یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنے لئے کتنا کچھ حاصل کر سکتے ہیں، جبکہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے، مسیح کو دے دیں۔ دیکھیں، ہم یہ نہیں سیکھ رہے کہ ہم کتنے ہوشیار بن سکتے ہیں، اور ہم کیسے کسی دوسرے ساتھی کو پیچھے چھوڑ سکتے ہیں، بلکہ وہ سب کچھ جو ہمارے پاس ہے ہم مسیح کے حوالے کر دیں۔

(138) ”خدا نے مجھے ایک خواب دکھایا، میں نے اس پر یقین نہ کیا،“ میں نے کچھ لوگوں کو یہ بات کہتے سنا ہے۔

(139) ”میں الہی شفا پر ایمان نہیں رکھتا۔“ ایک روز میں اس بارے میں ایک بھائی کو کچھ دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا، ”مجھے پرواہ نہیں کتنے ڈاکٹر اپنے نام کے دستخط کرتے ہیں، مجھے پرواہ نہیں آپ کتنا کہتے ہیں، یہ ہو گیا ہے، یا یہ ہوگا،“ اُس نے کہا، ”میں اس پر ایمان نہیں رکھتا! میں اس پر ایمان نہیں رکھتا!“

میں نے کہا، ”یقیناً نہیں۔ کیونکہ یہ آپ کیلئے نہیں۔“

(140) الہی شفا غیر ایمانداروں کیلئے نہیں بھیجی گئی۔ یہ ایمانداروں کیلئے بھیجی گئی ہے۔ مسیح ایمانداروں کیلئے ہے۔ رُوح القدس صرف، اُن کیلئے ہے جو ایمان رکھتے ہیں؛ نہ کہ غیر ایمانداروں کیلئے ہے، اُن کیلئے یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہ اُن کیلئے ٹھوکر کا پتھر ہے، ہمیشہ سے تھا، اور ہمیشہ رہیگا۔ یہ غیر ایمانداروں کیلئے نہیں ہے۔ یہ اُن کیلئے ہے جو ایمان رکھتے ہیں! یہ بات ہے۔

(141) اب ہم جانتے ہیں کہ وہ لوگ، ایماندار تھے، اور وہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اور روانہ ہونے کیلئے، جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ اُنہوں نے اپنے ساتھ لے لیا۔ وہ معلوم کرنا چاہتے تھے، یہ سچ ہے۔ اب، اُنہیں ایک طویل سفر طے کرنا تھا، اور اُنہوں نے اپنا سامان وغیرہ اکٹھا کر لیا، اور۔ اور دوسری چیزیں بھی لے لیں، اور تیار ہو گئے، سونا لے لیا، مَر لے لیا، اور لُبان لے لیا، اور جو کچھ بھی اُنکے پاس تھا سب کچھ لے لیا، تاکہ اُس بادشاہ کو تلاش کریں۔ اُنہوں نے اپنے سفر کا آغاز اپنے تحائف کیساتھ کیا۔

(142) اور، توجہ دیں، اُس بادشاہ کو تلاش کرنے کیلئے، وہ ایک آسمانی، خدا کے دیئے گئے نشان کیساتھ چلے، نہ کہ کسی انسانی تھیولوجی کیساتھ۔ اُن لوگوں نے کلام میں یہ دیکھ لیا تھا۔ یہ وہاں ہونا تھا، اور وہ آسمانی نشان کے پیچھے چل پڑے۔

(143) کاش انسان صرف اتنی جرات کر سکے جو اُن کے پاس تھی! اگر چہ وہ۔ وہ اتنا ہی سمجھ سکے جو اُن کے پاس تھا! جب خدا ہمیں کچھ دیتا ہے، اور اگر وہ کلام ہے، تو اُسے پکڑ کر رکھیں!

(144) انسان کہتا ہے، ”رُوح القدس کے ہتھے جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔“ مگر رُوح القدس کا ہتھمہ ہے! آپ ٹھیک راستے پر ہیں جیسے یہ پتی کوست کے دن تھا، لہذا الہی شفا، خُدا کی قوت، آج بھی نازل ہوتی ہے! کوئی بھی انسان..... بائبل میں اس کی وضاحت نہیں کر سکتا، ”کہ یہ ختم ہو گئی ہے۔“ میں آپکو دکھا سکتا ہوں خُدا نے یہ کلیسیا کو کہاں دی تھی! آپ مجھے حوالہ دکھائیں جہاں خُدا نے اسے واپس لے لیا ہو؟ کوئی نہیں ہے!

(145) کیونکہ، ”وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ کیونکہ یہ وعدہ.....“ پطرس نے پتی کوست کے دن کہا، ”توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کیلئے، یسوع مسیح کے نام پر ہتھمہ لے، تو تم رُوح القدس انعام میں پاؤ گے۔ اسلئے کہ یہ وعدہ تم، اور تمہاری اولاد، اور اُن سب دور کے لوگوں سے بھی ہے، جن کو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بلائے گا۔“ جو بھی بلائے گئے ہیں! بالکل وہی رُوح القدس، آج رات بھی، اُن مخلص دلوں کیلئے، ویسا ہی ہے جیسا تب تھا۔ اگر یہ ایسا نہیں ہے..... تو کیا آپ کا خدا پر ایمان رکھنا غیر معمولی ہے؟

(146) جیسے پولوس نے اگر پاسے کہا، ”اوہ، اے اگر پا، کیا تُو، کیا تُو اُن باتوں کو رد کریگا جو نبیوں نے کہیں ہیں؟“

(147) کیا تُو اُس کا انکار کریگا جو یسوع نے، خود کہا ہے، جسکی بابتِ خود بات کرتی ہے (جو مسیح ہے، مسیح شدہ کلام ہے)؟ اور اگر کلام آپ میں قائم رہتا ہے، تو پھر آپ کلام کی ساتھ مسیح شدہ شخص ہیں۔ ”تم مجھ میں قائم رہو، اور میرا کلام تم میں، تو جو کچھ بھی تم مانگو گے، وہ تمہیں مل جائے گا۔“ یہ مسیح آپ میں ہے، مسیح شدہ کلام جو اس زمانہ میں، اور ہر زمانہ میں رہا۔ خدا نے اپنا کلام زمانوں میں تقسیم کیا۔ اور ہمیشہ یہ اُس وقت آتا ہے، جب کلیسیائیں مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں، اور خدا کسی کو مسیح کر دیتا ہے، اور اُسکو بھیجتا ہے تاکہ وہ اُس کلام کو ٹھیک اُسی طرح عمل میں لاسکے جیسے اُس نے کہا تھا۔ یقیناً۔ اور آج کے دن کے لیے بھی کلام کی پیشینگوئی کی گئی ہے۔ خدا منتظر ہے کہ کسی ایسے شخص کو تلاش کرے اور یہ غیر معمولی بات نہیں ہے، اور وہ رُوح القدس سے مسیح کیا جائے، تاکہ ثابت کر سکے کہ یسوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، اور ایک چمکتی روشنی بن جائے، جو غیر ایماندار کی آنکھوں کو اندھا کر دے۔ اور لوگ اُسکے خلاف کفر بکریں گے، تاکہ اُن کی عدالت کی جائے؛ کیونکہ خداوند کا قانون انصاف پر مبنی ہے، اور عدالت صرف اُسی کے انصاف سے ہو سکتی ہے۔ تاکہ وہ دُنیا کو مجرم ٹھہرائے، اور آگ کی جلتی بھٹی میں ڈال دے، بالکل جیسے اُس نے سدومیوں کے ساتھ کیا تھا۔ اب غور کریں۔

(148) اب ہم دیکھتے ہیں، اُس سفر پر، اُنہوں نے خدا کے دیئے گئے نشان کی پیروی کی۔ اُنہوں نے دیکھا۔ اُنہوں نے کسی اور کے کلام کو نہ لیا۔ اُنہوں نے جا کر کسی بشارت سے، یا کسی اور سے صلاح مشورہ نہ کیا۔ خدا نے اُنہیں نشان دیا۔ اُنہوں نے وہاں اُسے دیکھا، وہ سچ تھا، اور اُسے دیکھنے کے بعد وہ باہر نکل گئے۔ اُس نے پورے راستے میں رہنمائی کی۔ یہی وہ تھا جس کی کلام نے پیشینگوئی کی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ وہ آ رہا ہے، اور اُنہوں نے اُسکی پیروی کی۔ اور یہ کیا تھا؟ میں اُنہیں روانہ ہوتے، اور الوداع کہتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں، ”بھائیو، ہم ایک دن واپس آئیں گے، اور تمہارے لیے پیغام لائیں گے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ سچائی ہے۔“ اور اُنہوں نے وہاں پہاڑوں کو پار کرتے

ہوئے، دریائے دجلہ سے گزرتے ہوئے، اور اُن میدانی علاقوں میں سے گذرتے ہوئے، اُس کی پیروی کی، دن گزرتے گئے، مہینے گزرتے گئے، اور وہ اُس ستارے کو دیکھتے ہوئے، مشکلات سے گزرتے ہوئے جا رہے تھے۔

(149) ممکن ہے، کہ دن کے وقت، وہ لیٹ جاتے اور آرام کرتے ہوں، اور مڑ کر، ایک دوسرے سے باتیں کرتے، اور پھر سو جاتے ہوں، ”اوہ، جب ہم وہاں پہنچیں گے تو یہ بہت حیرت انگیز ہوگا: یہ آسمانی جگہ گاہٹ، یہ آسمانی روشنی، یہ روشنی جو ہم دیکھتے ہیں، یہ مافوق الفطرت ہے!“

(150) آمین! آپ سوچتے ہیں کہ یہ سب میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں؟ میں ایسا نہیں کر رہا۔ دھیان دیں یہ آسمانی جگہ گاہٹ، یہ روشنی جو ہم دیکھ رہے ہیں!

(151) اب یاد رکھیں، کسی اور نے اسے نہ دیکھا، یہ ستارہ رصد گاہ کے بعد رصد گاہ سے، اور مجوسی کے بعد مجوسی سے ہوتا ہوا گزرتا گیا۔ کیونکہ یہ اُنکے لیے بھیجا گیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اُنہوں نے اسے دیکھا، کیونکہ بائبل کہتی ہے کہ اُنہوں نے دیکھا۔ لیکن کسی اور نے اسے نہ دیکھا۔

(152) اُس روشنی کو پولوس کے علاوہ اور کسی نے نہ دیکھا، بالکل یہی روشنی تھی۔ جس نے اُس کو، وہاں دمشق کی راہ پر گرا دیا۔ اور وہ پولوس کیلئے تھی۔

(153) یوحنا کے سوا، کسی نے رُوح القدس کو آسمان سے روشنی کی مانند آتے نہیں دیکھا تھا، وہ ایک کبوتر کی مانند تھا۔ اُس نے دیکھا، اُس نے گواہی دی۔ اُس نے اُسے دیکھا، اُن میں سے باقیوں نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس نے دیکھا، کیونکہ وہ اُسکا منتظر تھا۔

مجوسی اُسکے منتظر تھے!

(154) اور جب آپ اُسکے منتظر ہوتے ہیں، جب آپ تیار ہوتے ہیں کہ کرمس کے حقیقی تھے کو قبول کریں، تو حقیقی کرمس کا تھفہ، حُدا کا مسح تھفہ، رُوح القدس ہے۔ اگر آپ اسکے منتظر ہیں، تو آپ اسے پائینگے۔ یہ آسمانی روشنی ہے جو حُدا کی طرف سے، آسمان سے بھیجی گئی ہے، تاکہ یسوع مسیح کی گواہی دی جائے۔

(155) اب دیکھیں، اُنہوں نے کسی دوسرے کے کلام کو نہیں لیا تھا۔ دن کے وقت، بے چینی

ہوتی تھی۔ اُنہوں نے کہا، ”اوہ، میں انتظار نہیں کر سکتا۔ میں نہیں جانتا ہم اور کتنی دور جائیں گے۔ ہم غالباً یروشلیم کو۔ کو جائیں گے، یا پھر مقدس سرزمین، فلسطین کو، کیونکہ اسی جگہ کے متعلق پیشینگوئی ہوئی تھی کہ یہاں وہ پیدا ہوگا۔ لہذا ہم اُسے، جلد یا بدیر تلاش کر لیں گے۔“ رات ہو گئی اور اندھیرا چھانا شروع ہو گیا۔

(156) یاد رکھیں، روشنی ہمیشہ اندھیرے میں چمکتی ہے۔ یہ واحد طریقہ ہے جو اسکی پہچان کراتا ہے۔ اگر ہم کبھی اندھیرے کے وقت میں تھے، تو وہ آج کا وقت ہے، جب انسان اور عقیدوں نے لوگوں کو خُدا کے کلام سے دور کر دیا ہے، جبکہ ان تنظیموں نے لوگوں کو خُدا کے کلام سے ہٹا کر باقی ہر قسم کی چیزوں سے باندھ دیا ہے۔ یہاں تک کہ، لوگ کونسل آف چرچز میں جانے کیلئے کافی اندھے ہو جائیں گے، اور اپنے آپکو ہر قسم کے بے ایمانوں سے جوڑ لیں گے، اور وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ، بائبل کہتی ہے، ”اگر دو شخص باہم متفق نہ ہوں، تو کیا اکٹھے چل سکتے ہیں؟“ اور ہماری کلیسیائیں اس طرح کے ڈھیر میں جا رہی ہیں! یقیناً، وہ اندھے ہیں۔ لیکن یہی وہ تاریک گھڑی ہے جب روشنی نے آنا ہے۔ یہی روشنی چمکنے کا وقت ہے۔

(157) اور اُنہوں نے یہ دیکھا۔ اور جب رات ہو جاتی تھی، تو وہ خوش ہو جاتے اور کہتے تھے، ”بس قیادت کرتے رہنا، مغرب کی طرف قیادت کرتے رہنا، بس آگے بڑھتے رہنا، اور اُس کامل روشنی کی جانب ہماری رہنمائی کرتے رہنا۔“ وہ ریگستانوں اور ہر جگہ سے گزرتے ہوئے گئے، اور، وہ دریاؤں کو پار کرتے ہوئے گئے، تاکہ وہ، اُس سچائی کو حاصل کر سکیں۔

(158) اور، دیکھیں، بیت لحم بالکل یہودیہ کیساتھ اُسی قطار میں تھا جہاں وہ..... اور یروشلیم بالکل بیت لحم کیساتھ اُسی قطار میں تھا جہاں وہ کھڑے تھے۔ دھیان دیں۔ اوہ، اگر آپ اسے سمجھ سکتے ہیں، تو یہ ایک شاندار نشان ہے۔ یہاں بیت لحم ہے، اور یروشلیم یہاں اوپر ہے۔ اور وہاں سے مجوسی آرہے تھے، اُنہیں بیت لحم آنے سے پہلے، یروشلیم میں آنا تھا۔ کیا آپ یہ سمجھ گئے ہیں؟ وہ عظیم الشان، بڑا، اور خود ساختہ، تنظیمی ہیڈ کوارٹر تھا، (جی ہاں، جناب) یروشلیم، جہاں ساری تنظیمیں اکٹھی تھیں۔ آپ جانتے ہیں، بڑی کونسل بھی وہاں تھی۔ لہذا جب وہ آدمی، وہ وہاں آئے، اور وہ اُس شہر میں داخل ہوئے، اور

انہوں نے سوچا، ”وہ یہاں ہوگا! اگر کوئی اسکے متعلق جانتا ہوگا، تو وہ ہمیں اس عظیم روشنی کا بھید سمجھا دیگا، کیونکہ یہاں سب سردار کاہن موجود ہیں۔ یہاں علم الہیات کے ڈاکٹر موجود ہیں، یہاں پی ایچ ڈی، ایل ایل ڈی، اور باقی سب موجود ہیں، یہ اُسکے متعلق سب جانتے ہو گئے۔ اوہ، بھائیو، یروشلیم قریب ہے! یہاں چلتے ہیں، ہم اسے حاصل کر لیں گے۔“ وہ ٹھیک اُن گلیوں میں چلے گئے!

”تم کہاں جا رہے ہو؟“

”ہمیں ایک عظیم پیغام ملا ہے۔“

”وہ کیا ہے؟“

(159) ”یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ اور اس روشنی کا کیا بھید ہے؟ کون ہے، وہ کہاں ہے؟“ اُن گلیوں میں ادھر ادھر، وہ امیر آدمی، شاندار اونٹوں کے ساتھ گھوم رہے تھے، سونا اور لبان لیے ہوئے، ہر گلی میں چلتے پھرتے رہے، ہر ایک راستے سے گذرتے ہوئے، شور مچا رہے تھے، ”وہ کہاں ہے؟ وہ کہاں ہے؟ وہ کہاں ہے؟“ اور سمجھ گئے کہ اُنکے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

(160) آج کا بڑا شور یہ ہے، ”کیونزم ہمارے اوپر ہے!“ اوہ، ہر ایک ریڈیو نشریات، ہمیشہ کیونزم کی بات کر رہی ہے۔ آپ کیونزم کی تمیز کر سکتے ہیں؛ لیکن اس وقت کے نشان کے متعلق، آپ تمیز نہیں کر سکتے ہیں۔

(161) یسوع نے کہا، ”تم آسمان کی صورت میں تمیز کر سکتے ہو؛ لیکن اس وقت کے نشان کے متعلق، تم تمیز نہیں کر سکتے۔“

(162) ہمیشہ اسکے متعلق باتیں کرتے رہتے ہیں ”کیونزم! کیونزم!“ آپ کیلئے بہتر ہے کہ معلوم کریں کہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی رواں دواں ہے۔

(163) ہم کس وقت میں رہ رہے ہیں؟ وہ کونسا نشان ہے جس کا خدا نے کہا ہے کہ وہ آخر میں دکھائے گا، اس سے پہلے کہ وہ رونما ہو؟ کوئی چیزیں ہیں جو اُس نے کہیں؟ اسرائیل اپنی جگہ موجود ہے، اور انجیر کا درخت اپنے آپ کو دوبارہ بحال کر رہا ہے۔ دیکھیں کیسے سب چیزیں ترتیب سے بیٹھ رہی ہیں۔ اور کلیسیا اس لودیکیہ کی حالت میں ہے، اور یسوع کو باہر نکال دیا گیا ہے، جیسے کہ وہ اپنی ہی

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

کلیسیا کیلئے مفروز ہو؛ بالکل ویسے ہی جیسے داؤد بیت لحم کے اُپر تھا، اور اپنے ہی لوگوں کیلئے مفروز تھا۔ ایک مفروز! اور بائبل کہتی ہے، آخری دنوں میں، مسیح بھی، اپنے ہی لوگوں کیلئے مفروز ہوگا! مکاشفہ، 3 باب میں، لودیکیانے زمانہ ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں، ”مسیح باہر کھڑا ہوا، کھٹکھٹا رہا ہے، اور اندر آنے کی کوشش کر رہا ہے“، دیکھیں اپنے ہی لوگوں کیلئے مفروز ہے۔

(164) اور داؤد اُس تازہ پانی کیلئے ترس رہا تھا، تب اُن بہادروں نے اپنی تلواریں پکڑ لیں، اور انہوں نے اپنا راستہ مردوں کی پندرہ میل کی صف کو توڑ کر بنالیا، تاکہ اُسے پینے کیلئے پانی لا کر دیں۔ اور داؤد نے اُسے، قربانی کے طور پر، پینے کی قربانی کے طور پر زمین پر انڈیل دیا۔

(165) ہاں، آج کے جنگجوؤں، یسوع اچھا، اور پُرانا پتی کا شل، تازہ پانی مانگ رہا ہے۔ یہ تنظیمیں، بٹھرا ہوا پانی ہیں جو اُسے بیمار کر رہا ہے۔ خُدا کے کلام کو لے لیں، اور اسے کھینچ لیں، اور اُن سب عقیدوں اور چیزوں کو کاٹ ڈالیں، جب تک ہم اُس جگہ تک نہ پہنچ جائے جہاں اُسکے لیے تازہ پانی موجود ہے؛ ایک حقیقی، سچی پرستش، اور خالص دل ہونا چاہیے، جہاں وہ اپنے کو اُنڈیل سکے، اور اپنے کلام کو آج کے دن میں زندہ کر سکے۔ وہ ایسا کرے گا۔ اُس نے کہا ہے کہ وہ کریگا ”اولاد کا ایمان؛ یعنی لوگوں کے ایمان کو واپس والدوں کی طرف مائل کریگا۔“ ملاکی 4 ہمیں بتاتا ہے کہ ایسا ہوگا، اور یہ وہاں ہوگا۔ آپ پریشان مت ہوں، یہ بالکل ہوگا۔ خُدا نے یہ کہہ دیا ہے، اور بس یہی بات ہے۔ گھڑی ٹک ٹک کر رہی ہے۔ جی ہاں، جناب۔ لیکن آج ہم اُن عظیم لوگوں کو دیکھ رہے ہیں، یہی کچھ آج ہم دیکھ رہے ہیں.....

(166) کمیونزم کیوں آرہا ہے؟ اور دُنیا کو کیوں نگل رہا ہے؟ روس کا ایک فیصد ایسا کیوں کر رہا ہے؟ بس یہی کمیونزم ہے۔ ننانوے فیصد تو اب بھی مسیحی ہیں۔ ایک فیصد روس، باقی دُنیا کو کنٹرول کر رہا ہے، اور وہ بھی تقریباً، مشرقی دُنیا ہے۔ کمیونزم۔ کیوں؟ یہ کیوں ایسا کر رہا ہے؟ بائبل کہتی ہے ایسا ہوگا؛ اُسکے پاس جواب ہے۔

(167) لیکن آپ دیکھیں اب ہم صرف اِس اور اُس سے لڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بالکل وہی چیز خُدا نے ہمارے دیکھنے کے لیے بھیجی ہے، مگر ہم اُسے دیکھتے نہیں ہیں۔

(168) وہ وہاں..... لیکر جا رہے تھے، پتہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کس طرح کے بٹن اُن لوگوں کو اپنے کپڑوں پر لگاوانے چاہیے، اور پھر اگلی کانفرنس میں، اُن کا مین اسپیکر کون ہونا چاہیے، کچھ اس طرح کی ترتیب دے رہے تھے، اور وغیرہ وغیرہ۔

(169) اور یہاں وہ مجوسی تھے جو آتے ہوئے، اپنی اُس آسمانی روشنی کو دیکھتے ہوئے، کہہ رہے تھے، ”جب میں یروشلیم پہنچوں گا، تو وہ مجھے بتا دیں گے کہ یہ آسمانی، روحانی روشنی جو ہمارے اوپر ہے، اور جو ہماری رہنمائی کر رہی ہے کیا ہے۔“ اور وہ ادھر ادھر گلیوں میں گئے، ”وہ کہاں ہے؟ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے، وہ کہاں ہے؟ ہم نے پورب میں اُسکا ستارہ دیکھا تھا۔ ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ ہمارے پاس سونا، اور لبان ہے، ہمارے پاس اُس کیلئے سب کچھ ہے۔ وہ کہاں ہے؟ وہ کہاں ہے؟“

(170) اُنہوں نے کہا، ”کون کہاں ہے؟ کیا؟“ بالکل آج بھی ایسا ہی ہے، ”اوہ، آج تو اس طرح کی کوئی چیز واقع نہیں ہوئی،“ اُنہوں نے ایسا کہا۔

”اوہ، جب سورج غروب ہو جاتا ہے، تو ہم ایک روحانی روشنی کو دیکھتے ہیں۔“

”میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔“

”مینار پر کھڑے شخص کو بلاؤ۔“

”کیا تم نے بھی کبھی کسی روحانی روشنی کو دیکھا ہے؟“

”تم نے کیا کہا؟“

”کیا تم نے کوئی روحانی.....؟“

(171) ”نہیں! مگر تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟“ دیکھیں، اُنکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

(172) اُنکے پاس آج بھی کوئی جواب نہیں ہے! یہ نہیں جانتے کہ یہ چیزیں کیا ہیں، حالانکہ

انہیں ان باتوں کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے، اور کلیسیاؤں کے بڑے سربراہوں کو ان چیزوں کے متعلق معلوم ہونا چاہیے۔ لیکن اُحد ہمیشہ اقلیت میں کام کرتا ہے، اور اتنی فروتنی سے اُسے سرانجام دیتا ہے کہ اُنکے سروں کے اوپر سے وہ چیز گزر جاتی ہے، اور یہ جان نہیں پاتے۔ لیکن پھر بھی وہ اپنا کلام

اسی طرح پورا کرتا ہے۔ یہ بات ہے۔ ہم اپنے آپ کو خود اتنی بڑی بڑی چیزوں میں پھنسا لیتے ہیں، اور پھر ہم ہل بھی نہیں پاتے ہیں۔ (خُدا، ہمیں ان چیزوں سے کاٹ کر آزاد کرتا ہے، تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ ہم کس گھڑی میں رہ رہے ہیں۔) اگر خُدا نے خواب کے ذریعے دوبارہ کام کرنا ہے، تو وہ آپ پر اسے آشکارا کر سکتا ہے۔ یقیناً، وہ ایسا کر سکتا ہے۔ ہم آخری دنوں میں رہ رہے ہیں۔ اب سنیں۔ اوہ!

(173) اُنکے پاس اُس پوشیدہ روشنی کا کوئی جواب نہیں تھا، اُنکے پاس ہیڈ کوارٹر میں بھی اُسکا کوئی جواب نہیں تھا۔ اور نہ ہی ان کے پاس آج اُسکا جواب ہے۔ پھر اُنہوں نے کیا کیا؟ اُنہوں نے خُداوند کے کلام کو پکارا۔ یہ منصوبہ ہے۔ اُنہوں نے کہا، ”اُو اُسکی تلاش خُدا کے کلام میں کریں، اور دیکھیں کہ یہ چیزیں کہاں ہونی ہیں۔“ اور اُنہوں نے خُدا کے کلام کو پکارا، وہ مجوسی آج کے لوگوں سے زیادہ ذہین تھے۔ اور اُن مجوسیوں نے، خُدا کے کلام کے مطابق دیکھا، اور وہ سمجھ گئے بغیر کلام کے، وہ اُسکی تلاش نہیں کر سکتے ہیں۔ آمین۔ اُنہیں معلوم ہو گیا کہ یہ وہ شہر نہیں ہے، یہ وہ جگہ نہیں ہے۔ اُس نے یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہونا ہے۔ آمین۔ کم از کم، اُن سب میں بہت، چھوٹی جگہ تھی، نہایت چھوٹی سی، جگہ تھی، نہ کہ کوئی بڑی خود ساختہ جگہ تھی۔ اُن مجوسیوں نے فوراً اُسے دیکھ لیا۔ خُدا کے کلام نے اسے آشکارا کر دیا، کہ یہ جگہ اُنکے ہاں نہیں ہے اور وہاں وہ اُسے حاصل نہیں کر سکتے ہیں، تو پھر وہ اُس اتاری سے باہر نکل آئے۔ کاش کہ ہم بھی بالکل ایسا ہی کر سکیں! خواب میں خبردار کیا گیا، اور وہ اُس گڑ بڑ سے باہر نکل گئے۔ اور، اُنہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اُن کیلئے، ہلّو یاہ۔ اُنہوں نے وہ مقام چھوڑ دیا۔

(174) اُس اتاری سے نکلنے کے بعد، پھر وہ مافوق الفطرت ظاہر ہو گیا۔ آپ یہاں ہیں۔ اُن چیزوں سے کٹ جانے کے بعد اُن کیساتھ ایسا ہوا۔ وہاں کی گڑ بڑ سے باہر نکلنے کے بعد ایسا ہوا، وہاں گڑ بڑ، بحث، اور باقی سب کچھ تھا، وہاں تمام بڑے ہیڈ کوارٹرز تھے، اور وہاں وہ سب ہائی پریسٹ، اور علم الہیات کے ڈاکٹر تھے، وہ سب اپنی پی ایچ ڈی لیے چل رہے تھے، اور اپنی عظیم، بڑی، بڑی پگڑیاں پہنے ہوئے تھے، اُنکے ہوتے ہوئے، وہ ستارے کو نہیں دیکھ سکے۔ اس طرح چلنا..... اور بڑے بڑے نام، اور بڑے لوگوں کے ارد گرد چلنا؛ یہ چیزیں زیادہ تر لوگوں کو اندھا کر دیتی ہیں۔

(175) اُن میں سے بہتوں نے کہا، ”بھئی، اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہے۔ چار سو سال سے، ہم نے کبھی اس طرح کی کوئی بات نہیں سنی۔ ان پاگل لوگوں کیساتھ کیا مسئلہ ہے؟ انکو واپس انڈیا بھیج دو جہاں سے یہ تعلق رکھتے ہیں۔“

(176) ”اچھا، دیکھیں؟ خُدا کا کلام، اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا، اے یہودیہ کے بیت لحم، تو یہوداہ کے حاکموں میں سے ہرگز سب سے چھوٹا نہیں؟ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا..... اوہ، ہم غلط جگہ ہیں،“ انہوں نے کہا۔ ”ہم ان میں سے کسی کے ساتھ شامل نہیں ہونگے۔“

(177) پھر، انہوں نے اپنے اونٹوں کو موڑا اور وہاں سے چلے گئے۔ خُدا انہیں برکت دے۔ وہ وہاں سے چلے گئے۔ اور جیسے ہی وہ وہاں سے مڑ کر چلنے لگے، پھر سے وہ روشنی ظاہر ہو گئی۔ مافوق الفطرت ستارہ اُن کے ساتھ واپس چلنا شروع ہو گیا۔ اوہ، میرے خُدا یا! انہوں نے پھر سے مافوق الفطرت کی پیروی کرنا شروع کر دی، مجوسی اُن کے نظام سے باہر آ گئے تھے۔ جب وہ اُن کے اُس نظام سے باہر آ گئے، تو وہ مافوق الفطرت روشنی آسمان سے دوبارہ اُن پر ظاہر ہو گئی۔

(178) جب تک آپ غیر ایمانداروں کے جھنڈ کیساتھ بندھے رہتے ہیں جو ان چیزوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، تو آپ کبھی بھی اس قابل نہیں ہونگے، آپ جھگاڑ کی مانند اندھے ہو جائیں گے۔ اپنے آپ کو ان ساری چیزوں سے الگ کر لیں؛ چاہے وہ ماں، باپ، بہن، بھائی، تنظیم، یا جو کچھ بھی ہو۔ ”وہ جو اپنی خودی کا انکار نہ کرے، اور میرے پیچھے نہ چلے، وہ اس لائق نہیں کہ میرا کہلائے۔ وہ جو اپنا ہاتھ بل پر رکھ کر، کام شروع کرتا ہے، اور پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے، وہ بل چلانے کے لائق نہیں ہے۔“ بھائی، بہن، مجھے آپ کو بتانا ہے، آج رات ایک حقیقی، اور سچی مسیحی روشنی چمک رہی ہے، یہ یسوع مسیح ہے، جو کہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ ہر چیز سے الگ ہو جائیں! وہ کلام ہے۔ وہ ہمیشہ سے کلام ہے۔ خُداوند کا پورا کلام درست ہے۔ یہ کسی کی ذاتی تفسیر پر مبنی نہیں ہے۔

آپ کہتے ہیں، ”اسکا یہ مطلب ہے۔“

(179) اسکا یہی مطلب ہے جو یہ کہتا ہے۔ کیونکہ بائبل کہتی ہے، ”یہ کسی کی ذاتی تفسیر پر مبنی نہیں ہے۔“ اگر یہ کہتا ہے، اگر یہ کہتا ہے، ”سیاہ سیاہ ہے، اور سفید سفید ہے،“ تو بالکل ایسا ہی ہے۔ یہی حتمی

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

بات ہے۔ یہی مطلق بات ہے۔ اور ہر وہ شخص جو خدا کے رُوح سے پیدا ہوا ہے اس سے بندھا ہوا ہے، کوئی مسئلہ نہیں، کوئی بھی چیز اُسے اس سے جدا نہیں کر پائی گی۔ وہ اس کلام کے ساتھ باندھا گیا ہے، کیونکہ یہ مسیح ہے۔ مسیح کلام ہے۔ اور مسیح اپنے کلام کے متعلق کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا، کیونکہ وہ کلام ہے۔

آپ کہتے ہیں، ”ٹھیک ہے، میں جانتا ہوں اُس نے یہ کہا ہے، لیکن!“

(180) تو پھر یہاں کوئی نہیں ”کوئی نہیں“ اور اسکے متعلق کچھ بھی نہیں ہے۔ اُس نے ویسا ہی کہا جیسا یہ ہے، اور یہ بالکل ایسا ہی ہے۔ اور وہ اسے بدل نہیں سکتا۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ لا تبدیل ہے۔ اُس نے کہا، ”آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میرا کلام ہرگز نہ ٹلے گا، اور نہ کبھی ناکام ہوگا۔“ وہ اپنے موسم میں بالکل ٹھیک ہوگا۔ اور ایسا ہوگا، وہاں کوئی تو ہوگا جو اسے چمکائے گا۔ یہ سچ ہے۔

(181) اور خُدا نے کلام فرمایا، بیٹا وہاں ہوگا، اور وہ وہاں تھا، تاکہ اُسے چمکائے۔ وہاں وہ آسمانی مہمان موجود تھا؛ اور وہ اُسکے پاس سیدھا آئے، اور وہ اُسے دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے پُرانے عقیدے کو چھوڑ دیا، اور مافوق الفطرت کو لینا شروع کر دیا، اور وہ وہاں سے چلے گئے۔ وہ کتنے شادمان تھے! ”اور،“ بائبل کہتی ہے، ”جب اُنھوں نے دیکھا کہ روشنی دوبارہ آگئی ہے تو وہ نہایت شادمان ہوئے۔“

(182) اوہ، بھائی، بہن، یہ کتنا اچھا ہوگا کہ کاش آپ میں سے ہر ایک، کاش ہم میں سے ہر ایک، ہم سب، لوگ، کاش ہم میں سے ہر ایک کرسس کی مصنوعی چیزوں کو ایک طرف رکھ دے، دیکھیں، ایک دوسرے سے، تحفوں کا لینا دینا ترک کر دیں، دُنیا کی سب احقناہ چیزوں کو ترک کر دیں؛ اور اپنے گھمنڈ کو چھوڑ دیں اور ایک طرف رکھ دیں، اور ان چیزوں کو اپنے پیروں کے نیچے روند دیں، اور کہیں، ”خُداوند یسوع، میری اُس کامل روشنی کی جانب رہنمائی کر۔“ دیکھیں مافوق الفطرت قدرت رونما ہوگی۔ اور رُوح القدس غیر معمولی انداز میں آجایگا۔ سمجھ؟

(183) وہ اُس مافوق الفطرت کی پیروی کرتے ہوئے، آگے بڑھتے گئے۔ اور انہوں نے کیا چھوڑا؟ اُن لوگوں نے اُس زمانے کے آسمانی نشان کی پیروی کی، اب یاد رکھیں، وہ آسمانی، خُدا کا دیا

ہوا نشان تھا۔ کیا آپ سب کا ایمان ہے کہ یہ سچ ہے؟ وہ آسمانی، خُدا کا دیا ہوا نشان تھا۔ وہ اُس نشان کی پیروی کرتے رہے جب تک اُنھوں نے مجسم کلام کو تلاش نہ کر لیا۔ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ مجسم کلام تھا؟ اُس زمانے کیلئے اُس کا وعدہ تھا، اور اُس آسمانی نشان نے، اُنکو مجسم کلام تک پہنچایا۔

(184) بھائی جی، بہن جی، وہ آج رات بھی بالکل ویسا ہی کریگا۔ یہ عظیم نشان بھی آسمان سے ہے، جو ہمارے پاس ہے، یعنی رُوح القدس جو ہمارے درمیان جنبش کر رہا ہے، اسکی پیروی کریں۔ کچھ تو آپ کے دل میں بل چل کر رہا ہے، ”میں جانتا ہوں مجھے اسے حاصل کرنا چاہیے۔ میں جانتا ہوں مجھے کلیسیا میں شامل ہونے سے کچھ زیادہ کرنا چاہیے۔“

(185) ”مجھے اچھا بزنس ملا ہے، میں۔ میں جانتا ہوں میں ترقی کر رہا ہے۔“ بھائی، کیا آپ جانتے ہیں انہی دنوں میں سے کسی ایک دن آپکو صبح کے چار بجے دل کا دورہ پڑ سکتا ہے، اور آپکو وہ بزنس چھوڑنا پڑیگا؟ پھر اسکے بعد آپ کہاں جائیں گے؟

(186) [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]..... آپکے اپنے بدن میں یہ ثابت ہوتا ہے، کہ آپ وہ شخص ہیں جو رُوح القدس کے وسیلہ پیدا ہوئے ہیں۔ کیا آپ اُسے پانا پسند نہیں کریں گے؟ کیا یہ کرمس کا سب سے عظیم تحفہ نہیں ہے جو کوئی بھی حاصل کر سکتا ہے؟ یہ ابدی زندگی کا تحفہ ہے۔ ”خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی، کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو، بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔“

(187) ”ہم نے پورب میں اُسکا ستارہ دیکھا اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔“

(188) تہذیب نے سورج کیساتھ ساتھ سفر کیا، اور مشرق سے، مغرب تک آئی۔ ہم اب مغربی ساحل پر ہیں، مغرب اور مشرق مل چکے ہیں، ہم مزید آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔ سب سے پُرانی تہذیب چین ہے، جو دُنیا کی دوسری طرف کو ملاتی ہے۔ یاد رکھیں، یہ جا چکی ہے.....

(189) اور گناہ نے بھی تہذیب کیساتھ ساتھ سفر کیا ہے۔ اور ہم دیکھیں..... میں جانتا ہوں کہ یہ کہنا مشکل ہے۔ لیکن، بھائی، بہن، ہر ایک آدمی کے دل کے خیالات اور ارادے ہوتے ہیں، مگر پاک رُوح سے مسح کیا گیا شخص کھڑا رہ سکتا ہے، اور آپ نے اسے دیکھا ہے اور اسے دوسروں کو بھی

ہم نے اُس کا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

دکھائیں۔ آپ کھڑے ہوتے ہیں اور کسی شخص کو دیکھتے ہیں، اُنہیں صرف ایک یا دو لفظ کہنے دیں، آپ ٹھیک وہاں اُن کیڑوں کو اڑتے دیکھ سکتے ہیں؛ دیکھیں، وہ۔ وہ اُن کیساتھ اُس مسح کو پکڑ سکتے ہیں۔ انسان کے خیال سدائے ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے نوح کے دنوں میں تھا، یہاں تک کہ اس چیز نے خُدا کو رنجیدہ کر دیا کہ اُس نے انسان کو بنایا، اُس نے کہا، ”میں انسان کو رُوی زمین سے مٹا ڈالوں گا۔“ اور اب ہم اُس وقت پر واپس، دوبارہ آپکے ہیں۔ غور کریں۔

(190) لیکن اُسکے پاس ایک چھوٹی سی کلیسیا ہے جسے وہ لینا چاہتا ہے۔ اُسکے پاس ہزاروں ہیں، جو اس دُنیا میں سو رہے ہیں؛ پہلی گھڑی، دوسری گھڑی، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی۔ اور اب یہ ساتویں گھڑی ہے۔ یاد رکھیں، یہی وہ وقت ہے، جب وہ ساتویں گھڑی میں آتا ہے۔ اور اس گھڑی میں، وہ عقلمند کنواریوں کو پاتا ہے، اور اُن کنواریوں کو بھی جنکا تیل اُنکی کپیوں میں سے ختم ہو گیا تھا۔ تیل رُوح القدس کی علامت ہے۔ اگر آپ نے اپنی کپی میں آج رات یہ تیل حاصل نہیں کیا، تو میرے بھائی، بہنوں، آپ اسے کیوں حاصل نہیں کر لیتے، یہ خُدا کا عظیم ترین کرسمس کا تحفہ ہے۔

(191) آپ جانتے ہیں، آج جب ہمیں ایک عظیم، بڑا تحفہ ملتا ہے، تو ہم اسے لپیٹتے ہیں، اور اسے لپیٹنے کیلئے تین ڈالر لگا دیتے ہیں، اور اس پر ہر قسم کی مصنوعی چیزیں لگاتے ہیں۔ اور بہت دفعہ آپ کو یہ لگتا ہے کہ یہ عظیم تحفہ ہے۔ ایک روز ایک خاتون اسٹور میں کھڑی تھی، وہ دو تھیں، اور باتیں کر رہی تھیں، ایک کہہ رہی تھی کہ وہ اپنے والد صاحب کو ملنے جا رہی ہے..... کہا، ”شاید“ وہ اپنی بہن سے بات کر رہی تھی، تو اُس نے کہا، ”تم والد صاحب سے کیسے ملو گی؟“

(192) کہا، ”میں اُس سے تاش کے پتوں، اور۔ اور گیگٹوں کے کارٹن کے ساتھ ملوں گی۔“

(193) اُس نے کہا، ”میں اُسے فیفتھ آف وہسکی کیساتھ ملوں گی، اور،“ کہا، ”میں اسے پیک کر لوں گی۔“ دیکھیں، باہر کی خوبصورتی ظاہر نہیں کرتی، وہ اعلان نہیں کرتی کہ اندر کیا ہے۔ سمجھے؟

(194) لیکن خُدا کے پاس آج رات آپکے لیے کرسمس کا تحفہ ہے۔ اُس نے اُسے چرنی میں لپیٹا ہوا ہے۔ باہر سے کچھ زیادہ خوبصورت نہیں ہے، لیکن، اوہ، اندر ابدی زندگی ہے۔ کیا آج رات آپ رُوح القدس کے اس غیر معمولی انداز کو اپنی زندگی کو چھونے نہیں دیں گے، اور کیا آپ اُسے

ابدی روشنی تک رہنمائی کرنے نہیں دیں گے؟

آئیں کچھ لمحات کے لیے اپنے سروں کو جھکائیں۔

(195) ان خاموش لمحات میں، اگر میں اسکو کرمس کا پیغام کہوں، تو یہ اُن کا ٹ چھانٹ والے، پیغاموں میں سے ایک ہے۔ بشرطیکہ آپ حقیقی طور پر ایمان رکھیں کہ یہ سچائی ہے، اور اب تک اگر آپکو وہ ابدی روشنی نہیں ملی، اور آپ نے اُس عظیم رُوح اَلقدس کو اب تک موقع نہیں دیا کہ وہ آپکی اُس روشنی تک رہنمائی کرے، تو کیا آپ اپنے دل میں مخاطب ہونگے، اور کہیں گے، ”خُداوند یسوع، میں اُس روشنی کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے پرواہ نہیں کہ کوئی اور کیا کہتا ہے، یہ میں ہوں، میں ہی وہ ہوں، میں اُس روشنی کو پانا چاہتا ہوں۔“ جبکہ آپ کے سر جھکے ہوئے ہیں، تو کیا اب آپ اپنے ہاتھوں کو بلند کرینگے؟ اپنا ہاتھ بلند کریں، اور کہیں، ”بھائی برتنم، میرے لیے دُعا کریں، میں حقیقی طور پر اُس روشنی کو پانا چاہتا ہوں۔“ خاتون، خدا آپکو برکت دے۔ خدا آپکو برکت دے۔ خاتون، خدا آپکو برکت دے۔ جناب، خدا آپکو برکت دے۔ کوئی اور، اپنا ہاتھ بلند کرے، اور کہے، ”میں چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں، میں خُدا کا کرمس کا تحفہ پانا چاہتا ہوں۔“ جناب، خُدا آپکو برکت دے۔ خاتون، خُدا آپکو برکت دے۔ کوئی اور، کہے، ”میں خُدا کے کرمس کے تحفہ کو چاہتا ہوں۔ خُداوند، مجھے یہ دے دے، مجھے پرواہ نہیں یہ کیا ہے۔ چاہے یہ چرنی میں آئے، چاہے یہ اصطبل میں آئے، مجھے پرواہ نہیں دُنیا کو یہ کتنا بُرا لگتا ہے، یا میں دُنیا کو کتنا بُرا لگتا ہوں۔“ آپ جانتے ہیں، خُدا کے عظیم تحفے ہمیشہ انسان سے عجیب و غریب عمل کرواتے ہیں۔

(196) موسیٰ کو دیکھیں، ایک عظیم عالم دین، عظیم اسکالر، لیکن ایک دن وہ اُس روشنی سے بیابان کے پچھلے حصے میں ملا۔ اُس نے اپنے جوتے اتار دیئے۔ ایک اسی سال کا شخص، اپنی کمر پتھیلانکا کر، اپنی بیوی اور بچے کو گودھے پر بٹھا کر، مصر کی جانب چل پڑا۔ جہاں ایک دن اُسے پوری فوج کو سنبھالنا تھا، اور وہ ناکام ہو گیا تھا؛ اب اس بار وہ عصا لیکر دوبارہ، مصر کو گیا، تاکہ اُس قوم پر قبضہ کر لے۔ کیوں؟ کیونکہ اُس نے اُس روشنی کو پالیا تھا، جو مافوق الفطرت تھی۔

(197) اور وہ چھوٹی چیز جو آج رات آپکے دل میں گردش کر رہی ہے، وہ مافوق الفطرت ہے،

وہی آج کی روشنی ہے۔ کیا آپ اسکویسوع مسیح تک اپنی رہنمائی نہیں کرنے دیں گے، جو فقط آپکو زندگی دے سکتا ہے؟ کیا کوئی اور ہے جس نے ابھی تک اپنے ہاتھ بلند نہیں کیے ہیں، کیا آپ کہیں گے؟ ”بھائی برتنہم، اب دُعا میں، مجھے بھی یاد رکھیں“؟ خُدا آپکو برکت دے۔ کوئی اور؟ خُدا آپکو برکت دے۔ کیا کوئی اور ہے؟ خُدا آپکو برکت دے۔ نوجوان شخص، خُدا آپکو برکت دے۔ اور کوئی؟ نوجوان بھائی، خُدا آپکو برکت دے۔ کیا کوئی اور ہوگا؟

(198) کہیں، ”میں پیروی کرنا چاہتا ہوں، میں صبح کے ستارے، مسیح کی پیروی کرنا چاہتا ہوں۔ میں پیروی کرنا چاہتا ہوں اور اپنے یسوع کو آج ڈھونڈنا چاہتا ہوں۔ میں کرمس کی مصنوعی اور دیگر چیزوں سے علیحدگی اختیار کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ کسی روز یہ نہ بچنے والی آگ میں جل جائیں گی۔“ اور وہ سب جو اس کی حمایت میں سرگرم ہیں، اسکے ساتھ جل جائیں گے۔ یہ گنہگار، دُنیا، اسکی سزا پائیگی، اور لوگ دُنیا کے ساتھ نیست ہو جائیں گے۔ دُنیا داری سے محبت کرنے والے اس دُنیا کے ساتھ تباہ ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کے اندر، ابھی تک، دُنیا کی محبت موجود ہے، اور آپ پورے طور سے آج رات اپنے آپکو یسوع مسیح کے اور اُسکے کلام کے حوالے کرنا چاہتے ہیں، تو اپنے ہاتھ بلند کریں۔ اگر کسی نے ہاتھ بلند نہیں کیے، تو اب دوبارہ کر لے۔ خُدا آپکو برکت دے۔ آپ کو برکت دے۔ میں صرف یہی کہتا ہوں۔ خاتون، خُدا آپکو برکت دے۔

(199) آپ نہیں جانتے، بس ایک منٹ شاید کوئی اور اپنا ہاتھ بلند کر لے۔ لوگ کہتے ہیں، ”بھائی برتنہم، اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟“ اُننا ہی جتنا موت میں زندگی سے فرق پڑتا ہے۔ (200) اگر یہ ہاتھ اس طرح اُپر جاتا ہے، اور آپ کا یقیناً بھی مطلب ہوتا ہے، تو پھر آپ کی طرف کچھ ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ وہی روشنی ہے جس کی میں بات کر رہا ہوں۔ یہ وہ روشنی ہے جو آپکو بتاتی ہے۔ ”میں غلط تھا۔ دُنیا داری میرے اندر تھی۔ اور اب میں اسے مزید نہیں چاہتا۔ میں اپنے ہاتھ بلند کر رہا ہوں۔“ یہ ایک گواہی ہے۔

(201) یاد رکھیں کیا، آپ جانتے ہیں اُٹھایا گیا ہاتھ کیا ہے؟ آسمان کے تلے ہر زبان میں، ایک اُٹھایا ہوا ہاتھ ہتھیار ڈالنے کو ظاہر کرتا ہے، یہ اپنے آپکو کسی کے حوالے کرنے کا نشان ہے۔ جب آپ

اپنے ہاتھ بلند کرتے ہیں، یا کوئی بھی فوج، کہیں بھی اپنے ہاتھوں کو بلند کر لیتی ہے، تو یہ۔ یہ تھیا رڈالنے کا بین الاقوامی نشان ہے۔

(202) کتنے آج رات، ٹھیک اب اس حوالہ کے ساتھ، اپنے ہاتھ بلند کر کے، کہیں گے، ”اے خُداوند، میں اپنا سب کچھ تیرے حوالے کرتا ہوں۔ میں حوالے کرتا ہوں۔ میں۔ میں کر رہا ہوں۔ میں حوالے کرتا ہوں۔“ خُدا آپ کو برکت دے۔ خُدا آپ کو برکت دے۔ یہ درست ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ اوہ، میرے خُدا یا۔

(203) جبکہ ہم دُعا کر رہے ہیں تو مجھے خوشی ہوگی کہ اگر پیانو بجانے والا پیانو کی جانب قدم بڑھائے۔

(204) آسمانی باپ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ لکھا ہے، ”جتنوں نے ایمان رکھا، بپتسمہ لیا۔“ اے خداوند، یہ سب بہت ضروری ہے۔ اگر یہ تجھ پر ایمان رکھتے ہیں، تو پھر کچھ ہونے کو ہے۔ یہ تیرے ہیں، یہ خدا کے کلام کی اس چھوٹی سی خدمت کا اجر ہیں؛ یسوع مسیح کی حضوری آج رات ان نفیس لوگوں کے جھنڈ پر چھائی رہے، جو یہاں اس چھوٹے سے بنکوٹ میں، جمع ہوئے ہیں۔ لیکن آج رات ہم جانتے ہیں تو یہاں ہے۔ بحرِ حال، شاید، ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ سکیں، لیکن ہم اسے اپنے دوسرے حواس کے ذریعے محسوس کر سکتے ہیں، جو ہمارے محسوس کرنے کے حواس ہیں، اور وہ محسوس کرنے والے حواس ہمارے دل میں، اور ہمارے ضمیر میں ہیں۔ ہماری جان ہم سے مخاطب ہوتی، اور کہتی ہے، ”کہ ہم یسوع مسیح کی حضوری میں ہیں: اور یہ کرسمس کا سب سے عظیم تحفہ ہے، یہ پہلے حقیقی کرسمس کا تحفہ ہے جو خُدا نے انسان کو دیا تھا۔“

(205) اور، ابھی تک، اُن سب تحائف میں سے ہمیں بہت سے حاصل ہوئے ہیں، مگر ہم میں سے بہت سے لوگوں کو ابھی تک وہ عظیم تحفہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ اے خُدا، ہم اُن کیلئے دُعا مانگتے ہیں، جنہوں نے آج رات اپنے ہاتھ بلند کیے ہیں، وہ یہ پورے طور سے چاہتے ہیں۔ اے باپ، انہوں نے اس طور سے تکیہ کیا ہے، ایسا ہونے دے.....

(206) ریوں نے بھی، یہ کیا، اُس وقت کے بہت سے عظیم اُساتذہ نے بھی اسی طریقے سے

نکلیہ کیا تھا، لیکن وہ ظاہر ہونے اور اپنا سب کچھ اُسکے حوالے کرنے، اور اُس پر ایمان رکھنے؛ اور اُس پیغام کو، اور اُس وقت کی روشنی کو، اور اُس ثابت شدہ کلام کو قبول کرنے سے خوفزدہ تھے۔ وہاں بہت سے تھے جنہوں نے ایسا کیا۔

(207) خُداوند، آج رات یہاں بہت سے لوگ ہیں، لوگوں کے اس چھوٹے سے جھنڈ میں بیس یا تیس ہیں۔ اگر میں نے کم اندازہ لگایا ہے، یا زیادہ، تو مجھے معاف کر دینا۔ لیکن، خُداوند خُدا، ہونے دے کہ یہ بہت، یا کم یا زیادہ یا جو بھی ہیں، جتنوں نے بھی اپنے ہاتھ بلند کیے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو تیرے حوالے کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اے خُدا، انہیں یسوع عطا کر، انکی زندگیوں میں انہیں رُوح القدس عطا کر۔ کاش یہ انکی زندگی کا سب سے عظیم ترین وقت ہو۔ ہو سکے تو آج رات، جب یہ یوسف کی طرح اپنے گھر جائیں، اور ان باتوں پر اپنے دل میں غور کریں، ”کیوں میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا تھا؟ کس چیز نے مجھ سے ایسا کروایا تھا؟ میں نے ایسا کیسے کیا؟ ابھی تک، میں ان سالوں میں مسیحی ہونے دعویٰ کر رہا تھا، لیکن کسی چیز نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے ہاتھ بلند کروں۔“ اے خُداوند، کلیسیا کے ممبر، اور یہاں تک کہ خادموں نے بھی، اپنے ہاتھ بلند کر رکھے ہیں۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ تو یہ برکت انہیں عطا کر۔ یہ بخش دے۔

(208) اور ہونے پائے خُداوند کا فرشتہ آئے، اور کہے، ”ڈرو مت، یہ اس زمانہ کی روشنی ہے۔ یہ اس وقت کی روشنی ہے۔ شام کی روشنیاں چمک رہی ہیں۔“ نبی نے کہا، ”شام کے وقت روشنی ہوگی، اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو۔“ اے خُداوند، ہم وقت کا سورج غروب ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اور یہ بہت جلد ابدیت میں سما جائیگا۔ اے خُداوند، بخش دے، کہ آج رات ان میں سے ہر ایک یسوع کو تلاش کر لے۔ پس میں یہ اُسکے نام میں مانگتا ہوں۔ آمین۔

(209) جبکہ ہم اپنے قدموں پر کھڑے ہیں، تو آئیں، ہتھیا رڈالنے والے کی صورت میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں۔

(210) میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ جن لوگوں نے اپنے ہاتھ تھوڑی دیر پہلے بلند کیے تھے، میں۔ میں نے آپ کے لیے دُعا کی ہے۔ یہی وہ سب کچھ ہے جو میں جانتا ہوں کہ کرنا

چاہیے، اور وہ دُعا ہے۔ میں آپ کے لیے ایمان رکھتا ہوں۔ میں ایمان رکھتا ہوں جو کچھ میں نے مانگا ہے، وہ مجھے دیتا ہے، کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسا کریگا۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ صرف ایک ہی چیز۔ چیز ہے جو مجھے ایسا کرنے سے روکے گی..... اور وہ میری بے اعتقادی ہے۔ میں آپ کیلئے ایمان رکھ رہا ہوں، کہ آپ کا واقعی یہ مطلب ہے۔ اور خُدا آپ کو رُوح القدس دینے جارہا ہے۔ وہ آپ کو یہ عطا کرنے جارہا ہے، کیونکہ آپ نے اس کیلئے درخواست کی ہے، آپ اپنے آپ کو حوالے کرنا چاہتے ہیں۔

(211) اور اگر آپ نے ایسا کیا ہے، تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کیا چاہتا ہوں کہ آپ کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کوئی بہترین کلیسیا تلاش کریں جو رُوح القدس کے بپتسمہ پر ایمان رکھتی ہو، وہاں جائیں۔ وہاں جائیں۔ اور اگر آپ اس قسم کی کلیسیا میں ہیں، تو اپنے پاسٹر کے پاس جائیں، اور اُسے بتائیں، اور کہیں، ”میں نے گذری رات اپنے ہاتھ، ایک چھوٹی سی عبادت میں بلند کیے تھے۔“ آپ کو یہ بھی بتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کہاں تھی۔ کہیں، ”میں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا تھا، اسلئے پاسٹر صاحب، میں چاہتا ہوں آپ میرے ساتھ مل کر دُعا کریں۔ میں۔ میں۔ میں رُوح القدس کے بپتسمہ کی تلاش میں ہوں۔ میں اسکو چاہتا ہوں۔ میرے پاس یہ ضرور ہونا چاہیے۔ زندگی بسر کرنے کیلئے، میرے پاس یہ ضرور ہونا چاہیے۔ بس میرے پاس یہ ہونا چاہیے! میں نے روشنی کو دیکھا ہے۔“ اوہ، خُدا آپ کو یہ عطا کرے۔ کیا اب آپ ایسا کریں گے؟

(212) اور اب جبکہ سب یہاں موجود ہیں، تو ہم یہ گائیں گے، ”میں سپر دکرتا ہوں، میں سب کچھ سپر دکرتا ہوں۔ میں سب کچھ، مسیح کے سپر دکرتا ہوں، جو میرا نجات دہندہ ہے، میں سب کچھ سپر دکرتا ہوں۔“ خیر، آئیں اب اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہیں، اور اپنی آنکھیں بند کرتے ہیں، اور ہم یہ گاتے ہیں۔

میں سب کچھ سپر دکرتا ہوں،

میں سب کچھ سپر دکرتا ہوں،

سب کچھ تیرے لیے ہے، اے میرے مبارک نجات دہندہ،

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں۔

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں،

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں،

سب کچھ تیرے لیے ہے، اے میرے مبارک نجات دہندہ،

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں۔

(213) کیا آپ اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ تو کہیں، ”آمین۔“ [جماعت کہتی ہے، ”آمین۔“۔

ایڈیٹر۔] اب میں چاہتا ہوں آپ حقیقی پیار سے کچھ کریں۔ آپ کیساتھ جو شخص کھڑا ہے، اُسکے ہاتھ تک رسائی حاصل کریں، اور کہیں، ”بھائی، مجھے اس کا یقین ہے۔ میرے لیے دُعا کریں۔“ آئیں سب ملکر، ٹھیک ابھی، ایسا کرتے ہیں۔

[بھائی برنہم اُن لوگوں سے بات کرتے ہیں جو پلیٹ فارم پر ہیں۔ ایڈیٹر۔] بھائی، مجھے اس کا یقین ہے۔ میرے لیے دُعا کریں۔ خُدا آپکو برکت دے۔ خُدا برکت دے..... مجھے۔

یہ اچھا ہے۔ یہ بہترین ہے۔ اوہ، کیا یہ آپکو اچھا نہیں لگ رہا؟ مجھے اس کا یقین ہے۔

(214) اب اگر واقعی اپنے دل سے، ہم اس کا یقین کرتے ہیں، تو ہم سب کچھ سپرُ دکرتے ہیں، ہماری اپنی مرضی، ہمارے اپنے راستے، سب کچھ جو ہمارے پاس ہے، ہم اُسے مسیح کے سپرد کرتے ہیں، تو آئیں اپنے ہاتھوں کو دوبارہ بلند کرتے ہیں اور گاتے ہیں۔

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں،

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں،

سب کچھ تیرے لیے ہے، اے میرے مبارک نجات دہندہ،

میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں۔

(215) آئیں اب اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، اور گاتے ہیں۔ [بھائی برنہم گنگنا شروع

کرتے ہیں، میں سب کچھ سپرُ دکرتا ہوں۔ ایڈیٹر۔] اب صرف اپنا ذہن اُس کی جانب لگائیں۔ ”میں.....“ میں کرسس کی بہت سی خوشیوں کیلئے آپ کیلئے دُعا گو ہوں، کہ خدا اپنا ستارہ مشرق سے

بھیجے، جو مشرق میں، اُنیس سو سال پہلے طلوع ہوا تھا، اور وہ آپ کی رہنمائی مجسم کلام کی طرف کرے۔
[بھائی برتنہم مسلسل گنگنانا جاری رکھتے ہیں، میں سب کچھ سپرُ دکر تا ہوں۔]

میں سب کچھ سپرُ دکر تا ہوں،

میں سپرُ دکر تا ہوں (ہاتھ خدا کی جانب اُٹھائیں)،

سب کچھ تیرے لیے ہے، اے میرے مبارک نجات دہندہ،

میں.....



ٹوٹی، خُدا آپ کو برکت دے۔

ہم نے اُسکا ستارہ دیکھا ہے اور اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں

(WE HAVE SEEN HIS STAR AND HAVE COME TO WORSHIP HIM)

URD63-1216

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنم کی جانب سے، پیر کی شام، 16 دسمبر، 1963، نورڈی فل گاسپل بزنس
مین فیلوشپ انٹرنیشنل بنکوٹ رمادان ٹیوسان، ایری زونا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا۔ جو کہ ٹیپ
ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی
جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2020 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org